COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

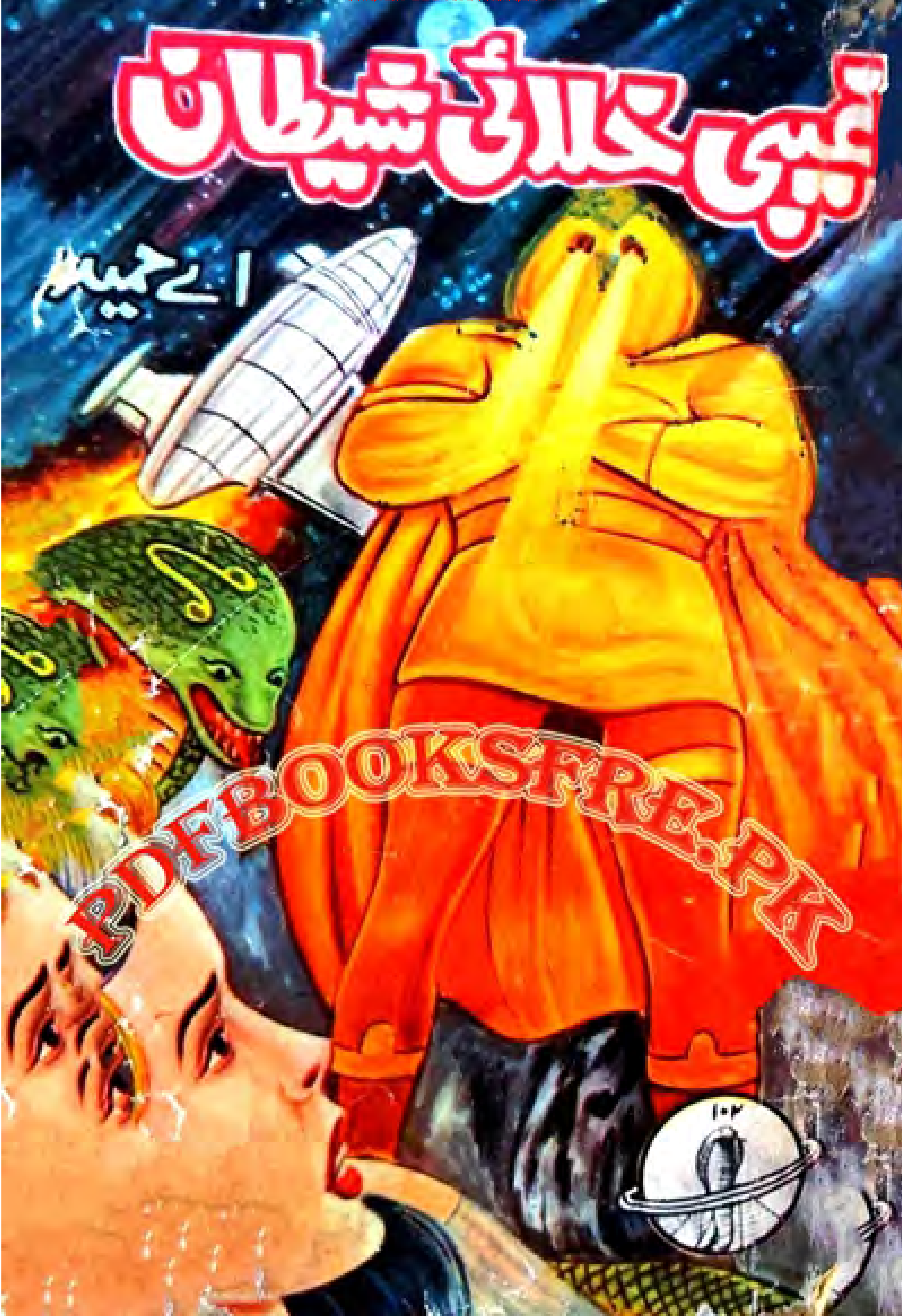

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرأ

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

غیبی خلائی شیطان

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۵۰/۷ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل : ۱۹۸۵
ناشر : نیا مکتبہ اقراء ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور ۸
طابع : تاج دین پرنٹرز، آبکاری روڈ، لاہور

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کے دوستو!

سب سے پہلے عنبر ناگ ماریا اور کیٹی اور پھر میری جانب سے سلام قبول کرو۔ "عنبر ناگ ماریا اور کیٹی خلا میں" کی دوسری قسط آپ کے سامنے ہے۔ پچھلی دو قسطوں کے بارے میں دوستوں کی پسندیدگی کے اتنے خط موصول ہیں کہ میرے لیے ایک ایک کر کے اِن کا جواب دینا واقعی بہت مشکل ہے۔ چنانچہ میں یہاں اپنے اِن تمام دوستوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پیارے ساتھیو! ہو سکتا ہے یہ قسط پڑھ کر آپ کے دل میں سوال پیدا ہو کہ عنبر ناگ کیٹی ابھی تک شکالی کے سیّارے پر کیوں نہیں پہنچے؟ تو پیارے ساتھیو! یقین کرنا یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے لگتا ہے کچھ نہیں لکھ رہا۔ جیسے جیسے عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کا سفر آگے بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے میں لکھتا چلا جاتا ہوں۔ امیّد ہے آپ اِسے میری مجبوری سمجھ کر معذرت قبول کر لیں گے۔

ہاں اگلی قسط میں آپ کی عنبر ناگ اور کیٹی سے شکالی کے سیارے پر ملاقات ہو گی۔ انشاء اللہ۔

تمہارا دوست

اے حمید۔ این۔ ۴۵۴۔ راہ چمن
سمن آباد لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- بارش، رات روح
- غاروں کا شہر
- پُراسرار دُھند کا سمندر
- خطرناک جنگلی آدمی
- غیبی خلائی شیطان

بارش، رات روح

اُڑن طشتری زمین کی فضا میں داخل ہو گئی۔

خلائی انسان تھیوسانگ، جولی اور جولی کے ڈیڈی کی نگاہیں اُڑن طشتری کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ زمین کی فضا کالے سیاہ اور گھنے بادلوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اور اِن بادلوں میں بجلیاں چمک رہی ہیں۔ سائنس دان ڈیڈی نے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے کہا۔

"میرے خدا! یہ ایٹم بموں ہائیڈروجن بموں کی ایٹمی تابکاری کے بادل ہیں۔ زمین پر برقیات خیز بارش ہو رہی ہے۔"

اُڑن طشتری گھنے بادلوں میں داخل ہوئی تو اسے بار بار جھٹکے لگنے لگے۔ تھیوسانگ اِسے بڑی مشکل سے کنٹرول کیے ہوئے تھا۔ اُڑن طشتری قابو میں آگئی مگر اس پر بجلی بار بار کڑک کر گر رہی تھی۔ لیکن اِس اُڑن طشتری کو ایسے مادّے اور میٹرائیل سے بنایا گیا تھا کہ اِس پر آسمانی بجلی کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ سکرین پر زبردست بارش گر رہی تھی۔ جولی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہم کس براعظم کے اوپر ہیں ڈیڈی؟"

"کمپیوٹر کچھ نہیں بتا رہا" خلائی انسان نے کہا۔

اس کی نظریں کمپیوٹر کی سکرین کی طرف تک رہی تھیں اور انگلیاں بٹنوں کو دبا رہی تھیں۔ لیکن کمپیوٹر نے کام کرنا بند کر دیا تھا۔ اُڑن طشتری پر بجلی گرتی تو اس میں زلزلہ سا آجاتا۔ جولی اور اس کے ڈیڈی نے بیلٹس باندھ رکھی تھیں۔ اُڑن طشتری بادلوں سے نیچے آگئی تھی۔ لیکن زمین پر اس قدر تیز موسلا دھار اور گھنی بارش ہو رہی تھی کہ ہر طرف ایک دھند پھیلی تھی۔ انہیں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ سمندر پر اُتر رہے ہیں یا زمین پر۔ خلائی انسان نے اُڑن طشتری کو پوری طرح کنٹرول میں رکھا تھا۔

"نیچے سمندر نہ ہو تھیوسانگ" جولی کے باپ نے چلّا کر کہا۔ خلائی انسان کی گھبرائی ہوئی آواز بلند ہوئی۔

"ڈیڈی! میں اُڑن طشتری کو آگے پیچھے نہیں کر سکتا۔ یہ اپنے آپ نیچے جا رہی ہے۔ ہمیں ہنگامی حالات کے لیے تیار رہنا ہو گا۔"

ابھی یہ جملہ خلائی انسان نے ادا کیا ہی تھا کہ اُڑن طشتری کا پچھلا حصہ کسی شے سے ٹکرایا اور وہ ایک طرف کو جھک گئی۔ سکرین پر ایک جانب آگ کا نیلا شعلہ بلند ہوا۔ خلائی انسان نے کہا۔

"لیفٹ ونگ میں آگ لگ چکی ہے۔ ایمرجینسی دروازے

کے پاس چلے جاؤ۔ فوراً۔"

جولی اور اس کا ڈیڈی بیلٹ کھول کر کرسیوں سے اُٹھے اور اُڑن طشتری کے عقب میں بنے ہوئے ایمرجینسی دروازے کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ خلائی انسان اُڑن طشتری کو بڑی مشکل سے کنٹرول کیے اس کی رفتار کو کم کیے نیچے لا رہا تھا۔ اُڑن طشتری ایک طرف کو زیادہ جھک گئی۔ سکرین کا آدھا حصہ نیلے رنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ اب کمپیوٹر اور انجن میں سے بھی شرارے نکلنے لگے تھے۔

اُڑن طشتری ایک زبردست دھچکے کے ساتھ زمین سے ٹکرا گئی۔ جولی اور اس کا ڈیڈی قلابازی کھا کر گر پڑے۔ خلائی انسان نے تیزی سے اپنی بیلٹ کھولی اور ایمرجینسی دروازے کی طرف لپکا۔ جولی اس عرصے میں بٹن دبا چکی تھی۔ اُڑن طشتری کا دروازہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ باہر کو اُڑ گیا اور ایک ڈھلانی پٹی نیچے کھل گئی۔ پہلے جولی۔ اس کے بعد اس کا ڈیڈی اور پھر خلائی انسان اس پر سے پھسل کر نیچے زمین کی گیلی اور بارش میں شرابور جھاڑیوں میں گر گئے۔

"بھاگو ـــــ تیزی سے بھاگو"

تیز موسلا دھار بارش کی دھند میں وہ ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ کر طشتری سے دور بھاری تنوں والے درختوں کی اوٹ میں آ کر اونچی گھاس پر اوندھے لیٹ گئے۔ خلائی انسان گردن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اٹھائے اُڑن طشتری کو دیکھ رہا تھا۔ وہ نیلے دھوئیں کی لپیٹ میں تھی۔ اب نیلے اور سفید شعلے اُسے چاٹ رہے تھے۔ پھر ایک بھیانک دھماکہ ہوا اور اڑن طشتری پھٹ گئی اور اس کے ٹکڑے فضا میں اُچھل کر اِدھر اُدھر بکھر گئے۔ تھوڑی دیر بعد جولی، اس کے ڈیڈی اور خلائی انسان زمین پر سے اُٹھے اور دیکھا کہ جہاں اُڑن طشتری تھی وہاں بارش میں صرف دھواں اُٹھ رہا تھا۔ ڈیڈی نے تھیوسانگ سے کہا۔

"میرے بچے اگر تم سمجھ داری سے کام نہ لیتے تو یہ اڑن طشتری فضا میں ہی پھٹ جاتی اور ہمارے پرخچے اُڑ جاتے"

جولی نے اپنے باپ کا بازو تھام لیا۔

"ڈیڈی آپ ٹھیک ہیں نا؟"

"ہاں بیٹی! میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تھیوسانگ تم خیریت سے ہو نا؟"

خلائی انسان نے آنکھوں پر سے بارش کا پانی پونچھ کر کہا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اب یہاں سے نکلیں کم از کم اس قیامت کی بارش سے تو کہیں بچ کر بیٹھیں"

آس پاس بڑے بڑے تنوں والے دیو ہیکل گنجان درخت تھے۔ ان میں بارش نے دُھند پھیلا رکھی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔

بجلی بار بار کڑک رہی تھی۔ وقت دن کا تھا مگر سورج گھنے سیاہ بادلوں کے پیچھے تھا اور ہر طرف اندھیرا سا پھیلا تھا۔ وہ درختوں میں چلنے لگے۔

"یہ کس براعظم کا جنگل ہے؟ خلائی انسان نے پوچھا۔

جولی کے ڈیڈی نے زمین پر سے درخت کا ایک پتا اٹھا کر دیکھا اور خوش ہو کر بولا۔

"یہ میپل کا درخت ہے"۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یا تو کینیڈا میں ہیں یا امریکہ میں۔ بہر حال یہ امریکہ کا براعظم ہی ہے"

جولی تیز بارش میں آگے آگے جا رہی تھی۔ اس نے ایک درخت کو ہاتھ لگا کر کہا۔

"ڈیڈی! تمہارا اندازہ درست ہے۔ یہ میپل کے درخت ہیں۔ اور یہ — یہ دیکھو ڈیڈی یہ چنار ہے۔ ہم یا تو واشنگٹن کے علاقے میں ہیں اور یا یہ وسطی کینیڈا کا جنگل ہے"

خلائی انسان تھیوسانگ بولا۔

"میں نے پرواز سے پہلے ڈیسٹی نیشن کی سوئی کو اندازے سے شمالی افریقہ پر سیٹ کر دیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم واشنگٹن کے علاقے میں ہیں"

یہ جنگل پہاڑی کی ڈھلان پر تھا۔ وہ نیچے اُترتے اُترتے ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

برساتی نالے کے پاس آ گئے جس میں سے پانی طوفانی لہریں بن کر گزر رہا تھا۔ اس نالے میں بڑے بڑے سیاہ پتھر پڑے تھے۔ یہاں نالے پہ ایک جگہ پل بنا ہوا تھا۔ تینوں بھاگ کر پل کے نیچے آ گئے۔ موسلا دھار بارش نے ان کے کپڑوں کو شرابور کر دیا تھا۔ موسم سردیوں کا نہیں تھا لیکن فضا میں خنکی ہو گئی تھی۔

خلائی انسان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم بیسویں صدی عیسوی کے امریکہ میں ہی ہیں۔ ہم اس صدی کے آگے کے زمانے میں نہیں گئے۔"

"یہ پل بیسویں صدی عیسوی کا ہے تھیو سائنگ"

"مگر ڈیڈی! یہ — یہ پل کون سا ہے؟"

ڈیڈی نے کہا۔

"اس پل کی ساخت صاف بتا رہی ہے کہ یہ ہمارے واشنگٹن شہر کے جنگل کا پل ہے۔"

بارش اسی طرح ہو رہی تھی۔ بجلی کڑک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ جب پل کے نیچے بیٹھے بیٹھے دن ڈھل گیا تو جولی اور اس کے باپ کو بھوک نے ستانا شروع کر دیا۔ ڈیڈی نے کہا۔

"آخر ہم یہاں کب تک بیٹھے رہیں گے۔ یہ بارش تو نہیں رکے گی۔ یہ ایٹمی تابکاری کے کیمیائی رد عمل کا نتیجہ ہے۔ خدا جانے یہ بارش کب سے ہو رہی ہے اور کب تک

جاری رہے۔"

خلائی انسان بولا۔

"مگر ہم یہاں سے جائیں گے کہاں؟"

جولی نے کہا۔

"مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے۔ ہم آگے چلتے ہیں۔ اس جنگل میں ضرور کوئی مکان یا کاٹیج ہوگا۔"

خلائی انسان کو تو بھوک اور پیاس بالکل تنگ نہیں کر رہی تھی۔ وہ ابھی اس طرح کئی دن گزار سکتا تھا لیکن جولی اور ڈیڈی کو واقعی بہت بھوک لگ رہی تھی۔ چنانچہ ان کا خیال کرتے ہوئے وہ ان کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ پل کے نیچے سے نکل کر وہ اوپر چھوٹی سی پہاڑی سڑک پر آ گئے اور تیز بارش میں ڈھلان اتر کر ایک طرف چلنے لگے۔ وہ تیز تیز چل رہے تھے۔ سڑک کی ایک جانب اونچے اونچے دھند میں آدھے ڈوبے درخت تھے۔ اور دوسری جانب لوہے کا جنگلا لگا تھا جو ایٹمی تباہ کاریوں سے پگھل کر جگہ جگہ سے ٹیڑھا میڑھا ہو گیا ہوا تھا۔ جگہ جگہ کئی درخت جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ کئی درخت اسی طرح سر سبز شاداب کھڑے تھے۔

جولی کے ڈیڈی نے ان درختوں کو دیکھ کر کہا۔

"یہ سیفٹی اینگل میں آ گئے ہوں گے۔ بیٹ کی ایٹمی لہریں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان کے اوپر سے گزر گئی ہوں گی یا یہ اس جگہ سے کم از
کم سو میل دور ہیں جہاں ایٹم بم پھینکا گیا تھا"
جولی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم واشنگٹن سے سو میل کے
فاصلے پر ہیں۔ کیونکہ دشمن نے واشنگٹن پر تو پہلے
ایٹم بم گرایا ہو گا"

جولی کے ڈیڈی نے بارش سے بچنے کے لیے اپنی آنکھوں
کے آگے ہاتھوں کا چھجہ سا بنا رکھا تھا۔ اس نے کہا۔

"بہر حال ہم امریکہ میں ہی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ
ہزاروں سال پیچھے کے زمانے سے تو واپس آگئے۔
میرے پاس تو کوئی ٹائم مشین بھی نہیں تھی۔ اگر یہ
اڑن طشتری نہ ملتی تو خدا جانے ہم کبھی اس زمانے
سے واپس بھی آتے یا نہیں"
خلائی انسان نے کہا۔

"میں تو عنبر ناگ ماریا اور کیٹی پر حیران ہوں کہ پچھلے
پانچ ہزار سال سے زندہ ہیں اور تاریخ کے زمانے
میں سفر کرتے چلے آ رہے ہیں"
جولی کے ڈیڈی نے کہا۔

"تم ان کی باتیں بتاتے ہو تو میں حیران رہ جاتا ہوں۔

یقین نہیں آتا کہ ایک انسان اتنے ہزار سال تک زندہ رہ
سکتا ہے اور تاریخ کے ہر زمانے میں پہنچ سکتا ہے"
تھیو سانگ بولا۔

"عنبر ناگ ماریا مجھے انسان نہیں بلکہ غیر فانی طاقتوں کے
مالک لگتے ہیں۔ کیٹی تو خلائی مخلوق ہے اور ایک ایسے
سیارے کی رہنے والی ہے جہاں اس زمین ایسے حالات
پائے جاتے تھے"
جولی کے ڈیڈی نے کہا۔

"میں ان لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوں گا۔
سائنسی اعتبار سے وہ میرے لیے ایک حیرت انگیز
عجوبہ لوگ ہوں گے"
جولی بولی۔

"میں بھی ان سے ملنے کو بے تاب ہوں۔ وہ اس
وقت کہاں ہوں گے انکل تھیو سانگ؟"
خلائی انسان نے کہا۔

"کچھ معلوم نہیں۔ جب میں تمہاری آواز سن کر ٹائم
مشین والے کمرے میں داخل ہوا تو وہ ہیوسٹن کے
اس ہال کمرے میں ایک طرف بیٹھے تھے۔ ان کے
ساتھ ایک فرعون مصر کی ممی کا تابوت بھی تھا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے بعد میں خود غائب ہو کر پرانے زمانے میں تمہارے پاس پہنچ گیا۔ نہ معلوم وہ لوگ کہاں ہوں گے۔"

جولی کا ڈیڈی کہنے لگا۔

"ہم ہیوسٹن ضرور جائیں گے۔ وہاں تکونی پہاڑی والے ہال کمرے میں ہمارے سائنسی زمانے کی ہر شے موجود ہے۔ میری ٹائم مشین بھی وہیں ہو گی۔ میں اسے پھر سے ٹھیک کروں گا۔"

جولی نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں۔ نہیں ڈیڈی! ہم ٹائم مشین کی مرمت نہیں کریں گے۔ وہ بڑی خوفناک مشین ہے اسے خدا کے لیے ہاتھ نہ لگانا۔ پہلے ہی ہم بڑی مشکل سے واپس اپنے زمانے میں آئے ہیں۔"

ڈیڈی بولا۔

"بیٹی! وہ سائنس کی ایک بہت بڑی ایجاد ہے ہم اسے کیسے ضائع کر سکتے ہیں۔"

خلائی انسان نے بارش کی دھند میں ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ دیکھو۔ ٹیلے پر ایک مکان کی ڈھلانی چھت نظر آ رہی ہے۔ وہاں چل کر اس بارش سے پناہ لیتے ہیں۔"

جولی نے اس چھت کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ مکان ایٹمی تباہی سے کس طرح بچا رہا؟"

اس کے ڈیڈی نے کہا۔

"یہاں درخت بھی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایٹم بم اس جگہ سے کہیں دور گرا ہے لیکن ایٹمی تابکاری یہاں تک ضرور پہنچی ہے۔ دیکھو ان سڑک کے پتھروں کا رنگ سیاہ ہو گیا ہے۔"

طوفانی بارش میں چلتے یہ تینوں ڈھلانی چھت والے مکان کے برآمدے میں آ گئے۔ یہ اِک منزلہ چھوٹا سا گیراج نما مکان تھا۔ جس کے برآمدے کے شیشے ٹوٹے ہوئے تھے۔ مکان کی کھڑکیاں بھی نیچے گری ہوئی تھیں۔ اندر ایک بیڈ روم اور ایک ڈرائنگ روم تھا۔ دونوں کمروں میں ویرانی برس رہی تھی۔ کچن میں ٹوٹے پھوٹے برتن بکھرے تھے۔

"یہ ایٹم بم کے بلاسٹ کا اثر ہے۔ یہاں ایٹمی تابکاری ابھی تک موجود ہے۔ نلکے سے پانی اور چولہے میں گیس غائب تھی۔ بجلی بھی نہیں تھی۔ تاریں جل کر راکھ ہو چکی تھیں۔ کچن کا فریج دوہرا ہو گیا ہوا تھا۔ سٹور میں پیاز اور آلو ایک بڑے ڈبے میں بھرے پڑے تھے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی کے سائنس دان ڈیڈی نے ایک آلو اور ایک پیاز کو ذرا ذرا چکھا اور کہا۔

"ان میں ریڈیائی تابکاری نہیں ہے۔ اس ڈبے کو گلاس فائبر سے بنے ہوئے پیپر سے لپیٹا گیا تھا۔ اسے ہم پکا کر کھا سکتے ہیں"

انہوں نے ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں کی لکڑیاں جمع کر کے آگ جلائی اور آلو اُبال کر کھائے۔ بارش اسی طرح ہو رہی تھی۔

شام کو انہوں نے ایک بار پھر وہی اُبلے ہوئے آلو کھائے۔ رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل گیا۔ وہاں روشنی کرنے کو کچھ نہیں تھا۔ برآمدے میں لکڑیاں ہی جلا دیں۔ ان سے کچھ دیر وہاں روشنی رہی۔ پھر رات گہری ہونے لگی۔ الاؤ بجھ گیا۔ یہ لوگ فرش پر ہی سونے کے لیے لیٹ گئے۔ بارش تھی کہ رُکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ آسمان پر بادل گھنے ہوتے جا رہے تھے۔ پانی کی آبشاریں گر رہی تھیں۔

جولی اور اس کا ڈیڈی گہری نیند سو رہے تھے۔ خلائی انسان تھیو سانگ جاگ رہا تھا۔ وہ فرش پر سے اُٹھ کر برآمدے میں آگیا۔ بارش اسی رفتار سے ہو رہی تھی۔ ٹیلے کے کئی درخت گر گئے تھے۔ پانی کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ باہر گھپ اندھیرے میں ایسے لگا جیسے کوئی سفید انسانی سایہ مکان کی طرف بڑھ رہا ہے

پہلے تو خلائی انسان نے اسے اپنا وہم سمجھا۔ لیکن جب یہ انسانی سایہ قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک عورت ہے جس کے بال شانوں پر بکھرے ہیں۔ اس کا لباس سفید ہے مگر بارش میں نہیں بھیگ رہا۔ اس کی آنکھوں سے زرد رنگ کی روشنی نکل رہی ہے۔ خلائی انسان کو خوف تو بالکل محسوس نہ ہوا لیکن وہ حیران ضرور ہوا کہ یہ کیسی عورت ہے کہ بارش میں اس کے کپڑے بالکل نہیں بھیگ رہے۔

یہ عورت زمین سے دو فٹ اونچی تھی۔ اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگے ہوئے تھے۔ وہ فضا میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ اب خلائی انسان کو اس عورت کے گہرے گہرے سانس لینے کی آواز آنے لگی جو بارش کے شور میں بالکل الگ سنائی دے رہی تھی۔ خلائی انسان نے پوچھا۔

"تم — تم کون ہو؟ کیا تم کوئی خلائی مخلوق ہو؟"

اس عورت نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

"میں خلائی مخلوق نہیں ہوں۔ میرا نام مارتھا ہے میں اس گھر میں اپنی معصوم بچی کے ساتھ رہتی تھی کہ ایٹمی جنگ شروع ہو گئی۔ مجھے نہیں معلوم کہ پھر کیا ہوا۔ ایک بجلی سی چمکی اور میں اور میری بچی کی روحیں آسمان کی طرف اُڑتی جا رہی تھیں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عورت خاموش ہو گئی۔ خلائی انسان نے سوال کیا۔
"کیا تم ہر رات اپنا مکان دیکھنے آتی ہو؟"
"نہیں" مارتھا کی روح نے کہا۔ "مرنے کے بعد میں یہاں کبھی نہیں آئی اور نہ میں آنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے اِس دنیا سے وحشت آنے لگی ہے جہاں انسان دوسرے انسان کی جان کا دشمن بن گیا تھا۔ لیکن میری بچی کی ایک گڑیا یہاں رہ گئی ہے۔ میری بچّی کی روح اس گڑیا کے لیے ضِد کرتی ہے۔ میں وہ گڑیا لینے آئی ہوں"
خلائی انسان نے کہا۔
"تو پھر اندر جا کر اپنی بچی کی گڑیا لے لو۔"
عورت کی روح بولی۔
"وہ گڑیا میں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتی۔ میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ تم اس گڑیا کو جلا ڈالو۔ پھر اس گڑیا کی روح اپنے آپ جنّت میں میری بچی کی روح کے پاس پہنچ جائے گی۔"
"کہاں ہے وہ گڑیا؟" خلائی انسان نے پوچھا۔
روح نے کہا۔
"کچن کے کونے میں جو الماری ہے اس کے نچلے خانے

میں پڑی ہے۔"
خلائی انسان بولا۔ "میں ابھی لاتا ہوں"
خلائی انسان کچن میں آگیا۔ کونے والی الماری کا نچلا خانہ کھولا تو وہاں ایک چھوٹی سی پلاسٹک کی گڑیا پڑی تھی۔ خلائی انسان اسے لے کر برآمدے میں آگیا۔ عورت کی روح اسی طرح برآمدے کے باہر بارش میں کھڑی تھی۔ خلائی انسان نے پلاسٹک کی گڑیا کو اس آگ میں ڈال دیا جو ابھی تک برآمدے میں تھوڑی تھوڑی جل رہی تھی۔ پلاسٹک کی گڑیا نے فوراً آگ پکڑ لی اور جل کر راکھ ہو گئی۔ عورت کی روح کے چہرے پہ مسکراہٹ آ گئی۔
"تھیوسانگ! تمہارا بہت بہت شکریہ۔"
"کیا تم میرا نام جانتی ہو؟" خلائی انسان نے تعجب سے پوچھا۔
"میں سب کچھ جانتی ہوں۔"
خلائی انسان تھیوسانگ نے فوراً پوچھا۔
"کیا تم بتا سکتی ہو کہ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کہاں ہیں؟"
عورت کی روح بولی۔
"ماریا ملک سری لنکا میں ہے۔ عنبر ناگ اور کیٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک خلائی سیارے میں پہنچ چکے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کے بارے میں بتانے کی مجھے اجازت نہیں ہے"

خلائی انسان نے جلدی سے پوچھا۔

"یہ بتاؤ کہ یہ علاقہ کون سا ہے ؟"

عورت کی روح نے کہا۔

"تم لوگ بالٹی موز کے ایک قصبے میں ہو ایٹم بم یہاں سے سوا سو میل دور پھٹا تھا ایک بات میں تمہیں اور بتانا چاہتی ہوں"

"وہ کیا ہے؟" خلائی انسان نے پوچھا۔

"وہ یہ کہ یہاں سورج نکلنے سے پہلے ایک خوفناک زلزلہ آنے والا ہے۔ اس زلزلے میں یہ سارے کا سارا ٹیلہ زمین میں غرق ہو جائے گا۔ تم یہاں سے نکل کر دوسرے ٹیلے پر چلے جاؤ۔ وہاں ریس کے گھوڑوں کا ایک طویلہ ہے۔ یہ طویلہ زلزلے میں محفوظ رہے گا"

اتنا کہہ کر عورت کی روح ایک دم غائب ہو گئی۔

خلائی انسان جلدی سے کمرے میں گیا۔ جولی اور اس کا سائنس دان بوڑھا باپ گہری نیند سو رہے تھے۔ صبح ہونے میں زیادہ دیر نہیں تھی۔ خلائی انسان نے سوچا کہ انہیں صبح ہوتے تک

سونے دیا جائے۔ کہ اچانک زمین آہستہ سے ہلی۔ یہ زلزلے کی وارننگ تھی۔ زمین آہستہ سے ہل کر ساکت ہو گئی۔ خلائی انسان تھیوسانگ نے جولی اور اس کے باپ کو جگا دیا۔

"کیوں پریشان کر رہے ہو تھیوسانگ؟"

جولی نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ اس کے باپ نے بھی آنکھیں کھول کر کہا۔

"ابھی تو دن نہیں چڑھا۔ تم نے ہمیں کیوں جگا دیا؟"

خلائی انسان نے کہا۔

"جلدی سے یہاں سے نکل کر سامنے والے ٹیلے پر چلے چلو۔ یہاں زلزلہ آنے والا ہے"

سائنس دان نے ہلکا سے قہقہہ لگایا۔

"تم خلاء کے آدمی ہو۔ اس زمین کی فزکس سے واقف نہیں ہو۔ اس علاقے میں زلزلے نہیں آیا کرتے۔ یہ علاقہ زلزلوں کی پٹی سے بہت دور ہے۔ سو جاؤ۔ تم بھی سو جاؤ"

خلائی انسان تھیوسانگ نے کہا۔

"انکل میں جو کہہ رہا ہوں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سورج نکلنے سے پہلے ایک بھیانک زلزلہ آئے گا اور یہ ٹیلہ غرق ہو جائے گا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی کے ڈیڈی نے سر جھٹک کر کہا۔

"اور وہ ٹیلہ بچا رہے گا جہاں جانے کے لیے تم ہمیں کہہ رہے ہو؟"

"ہاں وہ ٹیلہ غرق نہیں ہوگا۔"

جولی ڈر گئی۔

"ڈیڈی! یہاں سے نکل جاؤ۔ تھیوسانگ کے اندر بڑی خفیہ صلاحیتیں ہیں۔ وہ جھوٹ نہیں کہہ رہا۔"

اتنے میں زمین ایک بار پھر ہلی۔ سائنسدان بوڑھا ڈاکٹر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے خدا! یہ تو بھونچال ہے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"زلزلہ ابھی آئے گا۔ اب کیا خیال ہے جناب کا؟ یہیں رہیں گے یا اس ٹیلے پر چلیں گے۔"

"ارے بابا بھاگو یہاں سے۔"

جولی اور اس کا ڈیڈی جلدی جلدی اس مکان سے نکل کر سامنے والے ٹیلے کی طرف دوڑے۔ بارش میں ذرا سی بھی کمی نہیں ہوئی تھی۔ اسی رفتار سے برس رہی تھی۔ بادل بھی گرج رہے تھے۔ بجلی بھی چمک رہی تھی۔ وہ بارش اور پچھلی رات کے اندھیرے میں بھاگتے ہوئے سامنے والے ٹیلے

کے طویلے میں جا پہنچے۔ یہ ایک بڑا سا طویلہ تھا جس کے کونے میں انگیٹھی بنی ہوئی تھی۔ انگیٹھی آدھی ڈھے چکی تھی۔ طویلے کی آدھی چھت بھی اُڑی ہوئی تھی۔

جولی نے اِدھر اُدھر سے لکڑیوں کے ٹکڑے اکٹھے کر کے آگ جلائی اور سب اپنے کپڑے سکھانے لگے۔ زمین ساکت ہو چکی تھی۔ زلزلے کا اب کوئی جھٹکا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ جولی کے باپ نے کہا۔

"تھیوسانگ! تم نے خواہ مخواہ ہمیں ایک اچھے بھلے مکان سے اٹھا کر اس طویلے میں لا پھینکا۔ دیکھ لینا۔ اب کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔"

خلائی انسان نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ آسمان کی نیک روحیں جھوٹ نہیں بولا کرتیں۔ بادلوں کے پیچھے دن کی روشنی پھیلنے لگی۔ اس کے ساتھ ہی زمین نے جھولنا شروع کر دیا۔ جولی نے چیخ مار کر اپنے باپ کا بازو تھام لیا۔ خلائی انسان نے طویلے کے ایک ستون کو پکڑ لیا۔ جولی کا باپ زمین پر لیٹ گیا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"تھیوسانگ زمین پر لیٹ جاؤ۔ یہ زلزلہ ہے۔"

خلائی انسان تھیوسانگ مسکرا کر بولا۔

"اب یقین آ گیا ڈیڈی تمہیں میری بات کا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین کے اندر سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں آنا شروع ہوگئیں۔ طویلہ جھولنے لگا۔ دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں۔ جولی کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ خلائی انسان نے اسے تسلی دی اور کہا۔

"گھبراؤ نہیں جولی! ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔ یہ ٹیلا سلامت رہے گا۔"

گڑگڑاہٹ دھماکوں میں بدل گئی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ زمین کے اندر توپیں داغی جا رہی ہیں۔ بمباری ہو رہی ہے۔ دھائیں دھائیں درخت اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے۔ زمین اب اوپر نیچے ہونے لگی تھی۔ بڑا ہی بھیانک زلزلہ تھا۔ پھر ایک قیامت کا دھماکہ ہوا اور خلائی انسان نے دیکھا کہ سامنے والا ٹیلا جہاں تھوڑی دیر پہلے وہ پناہ لیے ہوئے تھے دھڑام دھڑام کی آوازوں کے ساتھ ٹوٹ پھوٹ کر زمین کے اندر دھنس گیا اور وہاں پانی کے فوارے چھوٹ پڑے۔

"میرے خدا!" سائنس دان بوڑھا دہشت سے بولا۔

"یہ تو قیامت آگئی ہے!"

جولی نے آنکھیں بند کر کے اپنا خوفزدہ چہرہ باپ کے بازوؤں میں چھپا دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد زلزلہ ختم ہوگیا۔ جب انہوں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو آس پاس ایٹم بم سے بھی زیادہ تباہی مچی ہوئی تھی۔ سیکڑوں درخت جڑوں سے اکھڑ پڑے تھے۔

ٹیلے کی جگہ ایک جھیل بن چکی تھی جس میں پانی کھول رہا تھا۔ اور اس پانی میں کئی درخت چکر لگا رہے تھے۔

"تھیو سانگ یہ تو سارے کا سارا علاقہ غرق ہوگیا۔ ہمارا ٹیلا بچا رہا۔ یہ کیسے ہوا؟ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ ٹیلا محفوظ رہے گا؟"

خلائی انسان بولا۔

"ڈیڈی! کچھ باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں آپ کی سائنس بھی نہیں سمجھ سکتی۔ مجھے کیسے پتہ لگا؟ اس راز کو راز ہی رہنے دیں۔ اور ہاں اب میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ آپ لوگ بالٹی مور کے ایک قصبے میں ہیں۔"

"بالٹی مور؟" جولی بے تابی سے بولی۔

"ہاں یہ بالٹی مور کا ایک قصبہ ہے۔" تھیو سانگ نے کہا۔

جولی کا باپ طویلے کے چھجے کے نیچے کھڑا باہر تک رہا تھا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو تھیو سانگ! میں نے اب پہچان لیا ہے۔ یہ بالٹی مور کا ہی علاقہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں سے سمندر زیادہ دور نہیں ہے۔ مگر بالٹی مور کی بندرگاہ بھی تباہ ہو چکی ہوگی۔"

تھیو سانگ بولا۔

"ظاہر ہے جو کسر ایٹم بم سے رہ گئی ہوگی وہ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زلزلے نے پوری کر دی"

جولی نے کہا۔

"ڈیڈی! ہمیں یہاں سے ہیوسٹن اپنے سائنسی میوزیم میں جانا ہوگا۔ ہم وہیں پناہ لے سکتے ہیں۔ وہاں ہمیں ہر شے مل جائے گی"

سائنس دان باپ نے کہا۔

"بیٹی! کچھ خبر نہیں کہ اس سائنسی میوزیم کا کیا حال ہوا ہوگا؟ یہ زلزلے سارے امریکہ میں آ رہے ہیں۔ بہرحال ہماری منزل اب وہی سائنسی میوزیم ہی ہے"

خلائی انسان نے پوچھا۔

"اتنی دور ہم کیسے جائیں گے؟ ہمارے پاس کوئی اُڑن طشتری، کوئی ہیلی کاپٹر بھی نہیں ہے"

بوڑھا سائنس دان سوچنے لگا کہ بالٹی مور سے ٹیکساس کے شہر ہیوسٹن تک کا فاصلہ وہ کیسے طے کریں گے جبکہ ان کے چاروں طرف سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہیں تھا۔ تینوں نے آپس میں مشورہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ کسی نہ کسی طرح سے بالٹی مور کی بندرگاہ تک پہنچا جائے۔ دوپہر کے قریب جا کر بارش رُک گئی۔ تینوں ٹیلے سے اُتر کر بالٹی مور شہر کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

چونکہ یہ سارا علاقہ پہاڑی تھا اس لیے پانی سڑکوں پر سے نکل چکا تھا۔ زلزلے کی وجہ سے سینکڑوں بچے کھچے درخت سڑکوں پر گرے ہوئے تھے۔ کئی جگہوں پر سے زمین پھٹ گئی تھی اور وہاں سے پانی اُبل رہا تھا۔ شام کو وہ بالٹی مور کی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ بندرگاہ ایٹمی جنگ میں ہی تباہ ہو گئی تھی۔ رہی سہی کسر زلزلے نے پوری کر دی تھی۔ جہاز ڈوب چکے تھے بندرگاہ کی عمارت کھنڈر بنی ہوئی تھی۔ سمندر کی لہریں ساحلی چٹانوں سے ٹکرا ٹکرا کر شور مچا رہی تھیں۔

نیوی کے ایک سٹور میں انہیں خوراک کے کچھ ٹین مل گئے۔ انہوں نے ٹھنڈی مچھلی کے قتلے کھا کر پیٹ کی آگ بجھائی۔ رات انہوں نے اسی ٹوٹے پھوٹے سٹور میں بسر کی۔ صبح باہر نکل کر ساحل سمندر پر گئے تو وہاں ایک بڑی موٹر کشتی اُلٹی پڑی تھی۔ کافی سوچ بچار کے بعد انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس کشتی میں تھوڑا بہت کھانے پینے کے ٹین کے ڈبے رکھ لیے جائیں اور ہیوسٹن تک کا سفر سمندر کے ذریعے طے کیا جائے۔ یہ بڑا لمبا سفر تھا مگر اس کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ کار بھی نہیں تھا۔ دو دن دو راتیں سٹور میں آرام کرنے کے بعد انہوں نے موٹر کشتی میں کھانے پینے کے ٹین یعنی ٹین کے بند ڈبے رکھے۔ گیسولین وہاں بہت پڑا تھا۔ دو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑے کنستر گیسولین کے رکھے اور خدا کا نام لے کر سمندر میں اپنا سفر شروع کر دیا۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

غاروں کا شہر

اب ہم ماریا کی طرف آتے ہیں۔

ایلورا کے غاروں سے نکلنے کے بعد ماریا نے راستے میں کالو بھاری کو شکست دے دی تھی اور اب اِس کے جادو سے بالکل آزاد ہو کر وہ ہندوستان اور سری لنکا کے ملک کے درمیان والے ۲۵ میل کے سمندر پر سے اُڑتی ہوئی لنکا کے ملک میں پہنچ گئی تھی۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں تیسری ایٹمی جنگ نے ساری دنیا کی آبادی کو ہلاک کر کے رکھ دیا تھا اور تقریباً سبھی ملک تباہ ہو گئے تھے۔ یہ بڑی خوفناک جنگ تھی۔ اس میں کوئی ملک سلامت نہیں بچا تھا۔ ماریا سمندر عبور کرنے کے بعد سری لنکا کے ملک میں داخل ہو کر پہاڑوں کے اوپر اُڑتی چلی جا رہی تھی۔ چاروں طرف دن کی روشنی پھیلی تھی۔ پہاڑوں کی ڈھلانوں پر گھنے جنگل تھے۔ جگہ جگہ ناریلوں کے جھنڈ نکلے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ایٹمی تباہی سے درختوں اور جنگلوں کا زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔ راستے میں ماریا کو شہر بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نظر آئے مگر یہ سارے کے سارے شہر ملبہ بنے ہوئے تھے کوئی عمارت صحیح سالم نہیں تھی۔ پل ٹوٹ کر دریاؤں میں گرے ہوئے تھے اور پانی اُن کے اوپر سے بہہ رہا تھا۔ ایک جگہ چھوٹی سی پہاڑی کی ڈھلان پر ماریا کو گرجے کا مینار دکھائی دیا ماریا عیسائی تھی۔ گرجے کو دیکھ کر اس کا دل خداوند کی عبادت کرنے کو چاہا۔ وہ نیچے اُتر آئی۔

یہ ایک چھوٹا سا پرانا گرجا تھا۔ اس کی دیواریں کالی پڑ چکی تھیں۔ کھڑکیوں پر جنگلی بیلیں چڑھی ہوئی تھیں۔ دروازہ بند تھا۔ لگتا تھا کہ یہاں مدت سے کبھی کوئی خداوند کی عبادت کرنے کو نہیں آیا۔ آس پاس کوئی انسان نظر نہیں آرہا تھا۔ ماریا بند دروازے میں سے گرجے کے اندر داخل ہو گئی۔ گرجے کی عبادت گاہ بالکل خالی پڑی تھی۔ قربان گاہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب والی مورتی رکھی تھی۔ ماریا قربان گاہ کے آگے دو زانو جھک گئی۔ اِس نے ہاتھ باندھ لیے اور سر جھکا کر عبادت میں مصروف ہو گئی۔

عبادت کرتے ہوئے اُسے اپنے دل میں ایک عجیب سکون محسوس ہوا۔ وہ اپنے سب غم بھول گئی۔ اس نے عنبر ا ناگ نیلی اور خلائی انسان کے لیے دعا مانگی۔ اچانک اُسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی بڑی ہی میٹھی اور شفقت بھری آواز اس کے کان

میں کہہ رہی ہے۔

"ماریا بیٹی! کونے میں ایک حجرہ ہے۔ اس حجرے میں جاؤ وہاں ایک صندوقچی رکھی ہوئی ہے۔ اس پر تالا لگا ہے۔ اس تالے کو آج تک کوئی نہیں کھول سکا۔ مگر تم ہاتھ لگاؤ گی تو کھل جائے گا۔ اس کے اندر ایک چھوٹی کتاب ہے۔ اس کتاب میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھی ہے۔ جاؤ اسے پڑھو اور اِس پر عمل کرو۔"

شفقت بھری سرگوشی کی آواز غائب ہو گئی۔

ماریا نے گرجا گھر کے کونے کی طرف دیکھا۔ وہاں ایک حجرے کا دروازہ تھا۔ ماریا حجرے کے اندر آئی۔ دیکھا کہ کونے میں چبوترے پر ایک پرانی طرز کی صندوقچی رکھی ہے جس کو تالا لگا ہے۔ ماریا نے تالے کو ہاتھ لگایا تو وہ کھُل گیا۔ صندوقچی میں ایک سنہری جلد والی کتاب ملی۔ ماریا نے اُسے کھولا۔ تو اِس پر لکھا تھا۔

"ماریا! یہ کتاب تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ کیونکہ تم سے قدرت ایک ایسا کام لینا چاہتی ہے جو تمہارے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ پوری توجہ سے سنو۔ دنیا تیسری عالمی جنگ سے تباہ ہو چکی ہے۔ اس دنیا میں کوئی مہذب شخص سوائے تمہاری پارٹی کے زندہ نہیں بچا۔ کالو بچارا ختم ہو گیا ہے۔ مندر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیچے رہنے والا راجہ رگھو بھی مر چکا ہے ـــــ مگر اس دنیا پہ ایک اور تباہی نازل ہونے والی ہے ۔ ایٹمی تابکاری سے زمین کی تہوں میں سوئے ہوئے ڈینو سارس اور لاکھوں برس پہلے کے ہیبت ناک درندے پھر سے زندہ ہو رہے ہیں۔ ایک ڈینو سارس جو ۸۰ میٹر لمبا اور چالیس میٹر اونچا ہے زمین کے نیچے سے نکل آیا ہے ۔ یہ بھیانک درندہ اس ملک سری لنکا کے جنوب میں غاروں کے شہر میں نمودار ہوا ہے ۔ غاروں کا یہ شہر یہاں سے جنوب کی جانب سمندری چٹانوں کے درمیان واقع ہے ۔

اس شہر میں صرف غار ہی غار ہیں جن میں جنگلی لوگ رہتے ہیں۔ یہ لوگ ڈینو سارس درندے کو دیوتا سمجھتے ہیں اور جب یہ ہیبت ناک درندہ اپنے غار سے نکل کر پیٹ بھرنے کو باہر آتا ہے تو معصوم جنگلی لوگ اپنی غاروں کی بستی کی صحت مند خوب صورت لڑکیوں کو اس کے آگے ڈال دیتے ہیں۔ وہ ہیکل خونخوار درندہ ڈینو سارس ان لڑکیوں کو اٹھا کر کھا جاتا ہے اور وہ دوبارہ بھوک لگنے تک اپنے غار میں جاکر سو جاتا ہے ۔ یہ وحشی درندہ اب تک پچاس خوب صورت معصوم لڑکیوں کو

ہڑپ کر چکا ہے ۔ تم غاروں کے شہر میں جاؤ اور وحشی خونخوار ڈینو سارس کو ہلاک کر کے وہاں کی بے گناہ لڑکیوں کو اِس عذاب سے نجات دلاؤ۔

ایک اور بات یاد رکھو۔ بہت جلد اِس زمین پہ اسی قسم کے ہزاروں قبل از تاریخ کے بھیانک درندے اور قوی ہیکل وحشی جانور نمودار ہونے والے ہیں۔ یہ دنیا ایک بار پھر لاکھوں برس پرانے زمانے کی طرف جا رہی ہے۔ یہاں ایک بار پھر تاریخ دہرائی جانے والی ہے۔ یہاں درندوں کی حکومت ہوگی۔ زمین کے اندر تمام درندوں کے ڈھانچے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ پھر زلزلے آئیں گے ـــــ چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر تباہ ہوں گی اور اس کے بعد دوبارہ اِنسان جنگلی جانوروں کی طرح غاروں میں اپنی زندگی کا آغاز کرے گا۔ اب تم جاؤ۔ غاروں کے شہر کی جنگلی بے گناہ معصوم لڑکیوں کی زندگی بچاؤ ـــــ"

اس کے آگے کتاب کے صفحے خالی تھے۔

ماریا یہ تحریر پڑھ کر سوچ میں پڑ گئی۔ کیا سچ مچ اس زمین پہ زندگی ایک بار پھر شروع ہوگی اور یہاں بڑے بڑے پہاڑوں ایسے درندوں کا راج ہوگا؟ اس نے کتاب بند کر کے صندوقچی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رکھ دی۔ اس کا ڈھکنا بند کیا تو صندوقچی کو خود بخود تالا لگ گیا۔

ماریا کو اس تحریر پر پورا یقین تھا۔ وہ گرجے سے باہر نکل آئی۔ اس نے جنوب کی طرف دیکھا۔ زمین پر ذرا سی اُچھلی اور فضا میں اوپر ہی اوپر آتی گئی۔ پھر اس نے غاروں کے شہر کی طرف اُڑنا شروع کر دیا۔ وہ سارا دن ہوا میں پرواز کرتی رہی۔ راستے میں سرسبز جنگل بھی آئے۔ ایسے جنگل بھی آئے کہ جن کے سارے درخت ایٹمی تابکاری سے جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ رات ہو گئی۔ چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ ماریا اُڑتی چلی گئی۔ اس کا رُخ ٹھیک جنوب کی طرف تھا۔

اسی طرح پرواز کرتے رات بھی گزر گئی۔ سورج نکلا تو ماریا کو دُور بہت دُور ایک جگہ سیاہ چٹانوں کی نوکیلی چوٹیاں آسمان کی طرف اُٹھی نظر آئیں۔ وہ اِن چٹانوں کے اوپر آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ سیاہ کالی چٹانیں اتنی بلند تھیں اور ان کی دیواریں اتنی سیدھی تھیں کہ کوئی انسان اِن پر نہیں چڑھ سکتا تھا۔

یہ چٹانیں سنسان ویران سنگلاخ وادی کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھیں۔ جب ماریا نیچے آئی تو اس نے دیکھا کہ وادی کی چٹانوں میں جگہ جگہ غار بنے ہوئے تھے جن کے منہ پر بانس کے جنگلے لگے تھے۔ یقیناً یہی غاروں کی بستی یا غاروں کا شہر تھا۔ ماریا زمین پر اُتر آئی۔ ابھی دن نکلا ہی تھا۔ غاروں میں سناٹا

چھایا ہوا تھا۔ اس نے ایک ایک غار میں جھانک کر دیکھا۔ ہر غار میں جنگلی لوگ سو رہے تھے۔

پھر اچانک کسی طرف سے ڈھول بجنے کی اونچی آواز آئی۔ ماریا نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک جنگلی بانس کے ڈھول پر زور زور سے چھڑی مار رہا تھا۔ تمام غاروں کے منہ کھل گئے اور جنگلی لوگ نیزے ہاتھوں میں لیے دوڑتے ہوئے باہر نکلے اور ایک جگہ گول دائرہ بنا کر رقص کرنے لگے۔ ماریا نے چٹانوں کے اس تمام علاقے میں گھوم کر دیکھا۔ اسے بھیانک درندہ ڈینوسارس کہیں دکھائی نہ دیا۔ وہ واپس جنگلی لوگوں کے غاروں کے درمیان آ گئی۔

جنگلی لوگ اس طرح رقص کر رہے تھے۔ اِن میں جنگلی لڑکیاں بھی تھیں ان لڑکیوں نے ہاتھوں میں کٹے ہوئے ناریل اُٹھا رکھے تھے۔ اور ایک سب سے بلند چٹان کی طرف منہ کر کے رقص کر رہی تھیں۔ آگ جلا دی گئی۔ ایک بوڑھا جنگلی آگ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے جھولے میں سے زرد رنگ کا سفوف آگ میں ڈال کر بلند آواز میں کوئی اشلوک پڑھتا اور سجدے میں گر جاتا۔ ماریا ایک طرف بیٹھی خاموشی سے اِن جنگلی رسومات کو دیکھتی رہی۔ اسے وہ لڑکیاں کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں جن کو یہ جنگلی لوگ بھیانک درندے ڈینو سارس کے حوالے کرنے والے تھے تاکہ وہ انہیں ہڑپ کر جائے۔ ماریا نے سوچا کہ شاید یہ جو لڑکیاں رقص کر رہی ہیں۔ اِن میں سے ہی چار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پانچ لڑکیوں کو چن لیا جائے گا۔

دن اسی طرح رقص کرتے گزر گیا۔

اب سورج چٹانوں کے پیچھے غروب ہو رہا تھا۔ الاؤ کے قریب بیٹھا بوڑھا جنگلی پجاری اٹھا۔ دوسرے جنگلی لوگوں نے رقص بند کر دیا۔ اب وہ خود اکیلا ہی آگ کے گرد چکر لگا کر رقص کرنے اور اونچی آواز میں منتر پڑھنے لگا۔ ماریا کو خیال آیا کہ جن لڑکیوں کو درندے کی خوراک بنایا جانے والا ہے وہ ضرور یہاں کسی غار میں بند ہوں گی۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر غاروں کی طرف آ گئی۔

وہ ایک بار پھر ان غاروں کا جائزہ لینا چاہتی تھی۔ یہاں چٹانوں میں کتنے ہی غار بنے ہوئے تھے۔ سارے غار خالی تھے۔ ماریا کو ان چٹانوں سے ہٹ کر ایک جگہ دو جنگلی کھڑے دکھائی دیئے انہوں نے نیزے تھام رکھے تھے۔ ان کے پاس ہی ایک غار تھا۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ جنگلی اس غار کے باہر پہرہ دے رہے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ جن لڑکیوں کی قربانی دی جا رہی تھی وہ اسی غار میں بند تھیں۔

ماریا لپک کر اس غار کے پاس آ گئی۔ غار کے منہ پر بانس کا دروازہ لگا تھا۔ ماریا بغیر کسی رکاوٹ کے بانس کا دروازہ پار کر کے غار میں داخل ہو گئی۔ یہ کافی کھلا اور لمبا غار تھا۔ آگے جا کر اس میں دیوار کے ساتھ ایک مشعل روشن تھی۔ ماریا کو ادھر سے سسکیوں کی آوازیں آتی سنائی دیں۔ وہ تیزی سے ادھر گئی۔

کیا دیکھتی ہے کہ چار نوجوان خوب صورت لڑکیاں سر جھکائے بیٹھی سسکیاں لے لے کر رو رہی ہیں۔ ان کے بوڑھے جنگلی ماں باپ ان کے پاس ہی بیٹھے ہیں۔ اور وہ بھی روتے ہوئے انہیں تسلی دے رہے ہیں۔ کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ انہیں زمین کے دیوتا پر قربان ہونا ہی پڑے گا۔ کوئی ان کی مدد نہیں کر سکتا۔ تو یہ لڑکیاں ہیں جن کو ہیبت ناک درندے ڈینو سارس کے خونی جبڑوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ ماریا نے سوچا۔

یہ لڑکیاں آپس میں بہنیں تھیں۔ آج ان کی باری تھی۔ انہیں تھوڑی دیر بعد ڈینو سارس کے آگے ڈالا جانے والا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ ان لڑکیوں یا ان کے ماں باپ سے کوئی بات کرنا بیکار ہے۔ یہ خواہ مخواہ ڈر جائیں گے۔ ماریا غار سے باہر آ گئی۔ میدان میں قربانی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ زمین پر ایک جگہ پھول اور پتے بچھا دیئے گئے تھے۔ ان سے دور ہٹ کر سارے جنگلی لوگ نصف دائرے کی شکل میں کھڑے ہو گئے تھے۔ جنگلی پجاری بھی آگ کے الاؤ سے دور چلا گیا تھا۔ پھر اس نے لڑکیوں کے غار کی طرف نیزہ اٹھا کر اشارہ کیا اور بلند آواز نکالی۔

سات آٹھ جنگلی غار کی طرف دوڑے۔ پھر وہ قربان کی جانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والی لڑکیوں کو لے کر آگئے۔ اِن کے پیچھے پیچھے لڑکیوں کے ماں باپ روتے آرہے تھے۔ لڑکیوں کا بُرا حال تھا۔ اِن کے چہروں پر موت کی دہشت تھی۔ آنکھیں پھٹی پھٹی تھیں اور اِن کے قدم موت کے خوف سے لڑکھڑا رہے تھے۔ اِن لڑکیوں کو اِس جگہ بٹھا دیا گیا۔ جہاں زمین پر پھول پتے بچھے تھے۔ جنگلی پجاری نے اِن کے گرد سات چکر لگائے۔ لڑکیوں کے سروں پر پھول ڈالے۔ مقدّس سفوف چھڑکا اور کافی دُور پیچھے ہٹ کر دوسرے جنگلی لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔

فضا میں کسی وقت لڑکیوں کے بوڑھے ماں باپ کے رونے کی آواز بلند ہوجاتی تھی۔ سہمی ہوئی نیم جان لڑکیاں سر جھکائے ابھی تک سسکیاں بھر کر رو رہی تھیں۔ جنگلی پجاری نے نیزہ فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ زمین کے نیچے کے دیوتا نے تمہیں قربانی کے لیے چُنا ہے۔ رونا دھونا بند کرو اور خوشی خوشی زمینی دیوتا کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دو۔"

ایک لڑکی اچانک اٹھ کر دوڑ پڑی۔ جنگلی آدمیوں نے بھاگ کر اِسے دبوچ لیا اور واپس دوسری لڑکیوں کے پاس لا کر اس طرح بٹھا دیا کہ زمین میں میخ ٹھونک کر اس کو رسّی کے ساتھ اس

سے باندھ دیا۔ اب وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی تھی۔ جنگلی پجاری نے اعلان کیا۔

"اگر اب کوئی لڑکی اپنی جگہ سے ہلی تو میرا نیزہ اس کے ماں باپ کو ہلاک کر دے گا۔ خبردار — اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھی رہو۔ زمینی دیوتا کے آنے کا وقت ہوگیا ہے۔"

ماریا خاموش بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں دور سب سے بڑی چٹان پر جمی تھیں جہاں سے بڑے بڑے خراٹوں کی ہلکی آوازیں آنا شروع ہوگئی تھیں۔ اِن آوازوں کے بلند ہوتے ہی جنگلی لوگ ایک دم چُپ ہوگئے اور پیچھے پیچھے ہٹ گئے۔

چاروں معصوم لڑکیوں کی سسکیاں بھی رُک گئیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو موت کی آغوش میں ڈال دیا تھا۔ وہ ذہنی طور پر مرنے کے لیے تیار ہوگئیں تھیں۔ اِن کے بوڑھے باپ کا بُرا حال ہو رہا تھا۔ وہ زمین پر سر جھکائے بیٹھے آہستہ آہستہ رو رہے تھے۔

سب سے بڑی چٹان کی طرف سے اب ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے کسی بہت بڑے بھاپ کے انجن سے بھاپ خارج ہو رہی ہو۔ شاں شاں کی آواز آرہی تھی، پھر یہ آواز غراہٹ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تبدیل ہو گئی اور زمین پر دھمک سی پڑھنے لگی۔ جیسے زلزلے کے ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے ہوں۔ اِن جھٹکوں کو ماریا نے بھی محسوس کیا۔

پھر سب سے بڑی چٹان کے نیچے سے ایک سر نمودار ہوا۔ یہ بھیانک درندے ڈینو سارس کا سر تھا جو بہت بڑا تھا۔ اس کے نوکیلے دانت بڑے بڑے درختوں کی طرح اس کے چوڑے جبڑوں سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ یہ سر بلند ہوتا گیا۔ ڈینو سارس کی گردن اتنی لمبی تھی کہ اس کا سر چٹان کی چوٹی سے بھی بلند ہو گیا تھا۔ جنگلی لوگوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

اب ڈینو سارس بڑے بڑے پنجے زمین پر رکھتا اِن لڑکیوں کی طرف بڑھا جو میدان کے درمیان سر جھکائے بیٹھی تھیں۔ خوف کے مارے اِن کی سسکیاں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھیں۔ ماریا بھی اِس ہیبت ناک اُونچے لمبے درندے ڈینو سارس کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔ اتنا بڑا درندہ اس نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔ وہ کسی بہت بڑی چٹان سے بھی بلند اور چوڑا تھا۔ اس کے پیٹ پر نوکیلے بال اُگے تھے اور گردن پر نوکیلے سینگ ابھرے ہوئے تھے۔ چلتے ہوئے اس کے نتھنوں سے ڈراؤنی آواز کے ساتھ

بھاپ سی خارج ہو رہی تھی۔ وہ پھنکاریں مارتا لڑکیوں کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ اس کے ہیبت ناک جبڑوں سے رال ٹپک رہی تھی۔ وہ بھوک سے بے تاب ہو رہا تھا۔ اپنی لمبی گردن اِدھر اُدھر مار رہا تھا۔ اس کے پاؤں کی دھمک سے زمین ہل رہی تھی۔ لڑکیاں سہم کر ایک دوسری سے لپٹ گئیں۔ ڈینو سارس نے اپنا جبڑا کھول کر منہ اوپر اُٹھا کر بھیانک چیخ ماری۔ اس کی چیخ سے چٹانیں لرز اُٹھیں۔ اس نے اپنے دونوں اگلے پنجے اُٹھا لیے۔ اب وہ لڑکیوں کو اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالنے والا تھا۔

ماریا اپنی جگہ سے اُچھل کر ہوا میں اُٹھ گئی۔

وہ سیدھی ڈینو سارس کے منہ کے پاس آئی اور اس نے اس کے جبڑے کو پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچا۔ بھیانک درندے نے گھبرا کر اپنا سر زور سے جھٹکا۔ ماریا اُچھل کر فضا میں دور تک چلی گئی۔ وہ پھر واپس آئی۔ اس وقت درندہ اپنا ڈراؤنا منہ کھولے چیخ رہا تھا۔ اس کا منہ ایک سرخ غار لگ رہا تھا۔ ماریا بجلی کی تیزی کے ساتھ نیچے گئی۔ اس نے زمین پر پڑا ایک بہت بڑا پتھر اُٹھایا اور درندے کے حلق میں ڈال دیا۔ اس کے بعد دوسرا بڑا پتھر اُٹھا کر لڑھکا دیا۔ درندے نے اپنی گردن ہوا میں جھٹکی پتھر اس کے پیٹ میں جا چکے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

ماریا نے اِسے گردن سے پکڑ کر اُوپر اُٹھانا چاہا مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ قوی ہیکل درندہ کسی پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی تھا وہ غصّے سے پھنکاریں مار رہا تھا۔ زمین پر پاؤں مار رہا تھا۔ زمین ہل رہی تھی۔ جنگلی وحشت زدہ تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے لڑکیاں چیخنے لگی تھیں۔ اچانک ماریا کے کانوں میں وہی شفقت بھری آواز آئی۔

"ماریا خدا کا نام لے کر اِسے گردن سے پکڑ کر اٹھاؤ۔"

ماریا نے دل میں خدا کا نام لے کر دعا مانگی اور پھر ہوا میں غوطہ لگا کر دیو پیکر درندے کی گردن کے اوپر آ گئی۔ اس نے درندے کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا تو وہ اوپر اُٹھ آیا اور ہوا میں ٹانگیں مارتے ہوئے جھولنے لگا۔

جنگلی لوگ خوف کے مارے وہاں سے بھاگ کر اپنے اپنے غاروں میں چھپ گئے۔ ڈینو سارس ماریا کے ہاتھوں میں لٹک رہا تھا۔ ماریا اِسے لے کر آسمان کی طرف اوپر ہی اوپر اُٹھتی چلی گئی۔ جب وہ کافی بلندی پر پہنچ گئی۔ اس نے دیکھا کہ نیچے چاروں طرف نوکیلی چٹانوں کی نوکیں ابھری ہوئی ہیں۔ ماریا ڈینو سارس کو لٹکائے اور اوپر لے گئی۔ پھر اس نے

ڈینو سارس کو ہاتھ سے چھوڑ دیا۔

ڈینو سارس چنگھاڑتا بلبلاتا پھنکارتا، دھاڑتا ٹانگیں چلاتا ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح قیامت خیز دھماکے کے ساتھ ایک ابھری ہوئی چٹان کی نوک پر گرا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ چٹان پر گرنے سے زمین پر بھونچال آ گیا۔ جس چٹان پر ڈینو سارس گرا تھا اس کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے۔

زمین پر ڈینو سارس کے ٹکڑے پڑے تڑپ رہے تھے۔ ماریا نیچے آ گئی۔ دیکھتے دیکھتے یہ ہیبت ناک درندہ ٹھنڈا ہو گیا۔ چاروں لڑکیاں اُٹھ کر اپنے ماں باپ کی طرف بھاگ گئیں۔ ان کے ماں باپ نے انہیں اپنے گلے سے لگا لیا۔ جنگلی لوگ غاروں سے باہر نکل آئے۔ جنگلی پجاری نے نیزہ بلند کر کے کہا۔

"اِن لڑکیوں کے باپ نے کوئی جادو کا منتر پڑھ کر زمین کے دیوتا کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہم پر ضرور کوئی عذاب نازل ہوگا۔ دیوتا اپنا بدلہ لے گا۔ میں حکم دیتا ہوں کہ ان لڑکیوں کو ان کے باپ کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔"

لڑکیاں چیخ مار کر باپ سے لپٹ گئیں۔ ماریا بھی پریشان ہوئی کہ ایک مصیبت سے چھٹکارا ہوا تھا کہ یہ ایک نئی مصیبت کھڑی ہو گئی ہے۔ چار جنگلی خنجر لے کر لڑکیوں کی طرف بڑھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا ان کے سامنے آ گئی۔ اس نے دو جنگلیوں کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اوپر اچھال دیا۔ دونوں جنگلی ہوا میں قلا بازیاں کھاتے نیچے پتھروں پر گرے اور ان کی ساری ہڈیاں چکنا چور ہو گئیں۔ ماریا نے دوسرے دو جنگلیوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا۔

اب تو وہاں ایک خوف سا پھیل گیا۔ جنگلی پجاری نے چیخ مار کر کہا۔

"زمینی دیوتا کی روح بدلہ لینے آ گئی ہے۔ ان لڑکیوں کو ہلاک کر دو۔"

چار جنگلی ایک بار پھر لڑکیوں کی طرف لپکے۔ ماریا نے انہیں بھی ٹھنڈا کر دیا۔ پھر اس نے جنگلی پجاری کو جا کر گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا اور مردانہ آواز بنا کر گرج کر ان کی زبان میں کہا۔

"کم بختو! خدا نے تمہیں ایک عذاب سے بچایا ہے۔ تم پھر موت کو بلا رہے ہو؟"

سب حیران ہو کر ادھر ادھر تکنے لگے کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے۔ جنگلی پجاری کا بھی رنگ پیلا پڑ گیا۔ وہ ماریا کے ہاتھوں میں تھر تھر کانپنے لگا۔ ماریا نے اسے زمین پر رکھ دیا اور کہا۔

"میں تمہارے قبیلے کے سب سے بڑے دیوتا کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ تمہارے قبیلے کو ڈینو سارس درندے سے نجات دلا دی گئی ہے۔ خبردار اگر اب تم نے اپنے قبیلے کی کسی لڑکی پر ظلم کیا تو تمہاری بستی کو تباہ کر دیا جائے گا۔"

سارے جنگلی لوگ سناٹے میں کھڑے تھے۔ جنگلی پجاری نے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ ماریا نے کہا۔

"غور سے سنو — اس جنگل پر تباہی نازل ہونے والی ہے۔ یہاں سے اپنے بچوں کو لے کر چلے جاؤ۔ ساحل سے دور سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ تم لوگ یہ غاروں کا شہر چھوڑ کر اس جزیرے میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ کیونکہ بہت جلد یہ ساری چٹانیں ٹوٹ کر گر پڑیں گی۔ پہاڑوں سے لاوا پھٹ پڑے گا۔ زمین کا سینہ چاک ہو جائے گا اور سارے جنگل اس میں غرق ہو جائیں گے۔ جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے کوچ کر کے جزیرے میں چلے جاؤ — اور میری بات یاد رکھنا۔ آئندہ کبھی کسی لڑکی پر ظلم نہ کرنا۔ نہیں تو تم تباہ کر دیئے جاؤ گے۔"

یہ کہہ کر ماریا زمین سے اچھل کر فضا میں اوپر اٹھ گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور نیچے جنگلوں کو دیکھنے لگی۔ چاروں لڑکیاں خوش تھیں۔ ان کے ماں باپ انہیں پیار کر رہے تھے۔ جنگلی پجاری نے اعلان کیا۔

"ہم اپنے قبیلے کے دیوتا کی بات پر عمل کریں گے۔ ہم آئندہ کبھی کسی لڑکی پر ظلم نہیں ہونے دیں گے اور یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ چلو تیاریاں کرو۔ یہ علاقہ غرق ہونے والا ہے۔"

تمام جنگلی اپنے اپنے غاروں میں گھس گئے۔ وہاں سے انہوں نے اپنے نیزے وغیرہ اٹھائے۔ بال بچوں کو ٹوکروں میں بٹھا کر اپنے کاندھوں سے ٹوکرے لٹکائے اور غاروں کے شہر سے نکل کر سمندر کی طرف سفر شروع کر دیا۔

ماریا نے اپنا وہ مشن پورا کر دیا تھا جو اسے گرجے کی مقدس کتاب نے سونپا تھا۔ ماریا نے ہوا میں ہی اپنا رُخ سری لنکا کے سب سے بڑے شہر اور دارالحکومت کولمبو کی طرف کر لیا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ تیسری ایٹمی جنگ نے اتنے بڑے شہر کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے۔ ساری رات اس نے فضا میں اپنا سفر جاری رکھا۔ دن کی روشنی پھیلی تو اس نے سمندر کے کنارے ایک بہت بڑے شہر کو کھنڈروں اور ملبے کے ڈھیروں کی شکل میں دیکھا۔ یہاں سارے باغوں، پارکوں اور سڑکوں کے آس پاس کے درخت جل کر راکھ ہو گئے ہوئے تھے۔ تمام

عمارتیں، ٹیل شاپنگ پلازا ملبہ بنے ہوئے تھے۔ کسی جگہ ایک بھی عمارت سلامت نہیں رہی تھی۔ ریلوے لائنیں پگھل کر بخارات بن کر اُڑ گئی تھیں۔ ان جگہ صرف ریلوے لائنوں کے نشان ہی باقی رہ گئے تھے۔ ریلوے سٹیشن کا ایک مُڑا تُڑا ڈھانچہ ایک طرف کو جھکا ہوا تھا۔

ماریا کا دل اس تباہی پر اُداس ہو گیا۔ انسان نے اپنے ایٹمی اسلحہ سے کتنی بھیانک اور عبرت انگیز تباہی پھیلا دی تھی۔ ماریا ابھی فضا میں ہی پرواز کر رہی تھی کہ اس کے سامنے ایک زبردست زلزلہ آیا۔ زمین کئی جگہوں سے پھٹ گئی اور بچی کھچی عمارتوں کا ملبہ زمین میں دھنس گیا۔ زلزلہ رُک گیا۔ فضا میں کوئی پرندہ بھی اُڑتا ہوا نظر نہیں آ رہا تھا۔

ماریا آہستہ آہستہ شہر کے کھنڈروں کے اوپر اُڑ رہی تھی۔

ایک ٹیلے کی آغوش میں اسے ایک جانب جھکا ہوا مہاتما بدھ کا مندر نظر آیا۔ اس نے سوچا کہ چل کر دیکھنا چاہیئے کہ اس مندر میں کوئی زندہ بچا ہے یا نہیں؟ وہ اُڑتے اُڑتے ٹیلے والے مندر کے دروازے پر آ گئی۔ اس مندر کا دروازہ ایک طرف کو جھک کر ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ دروازے کے اندر دیوار میں مہاتما گوتم بدھ کا ایک پتھر کا بُت اسی طرح دیوار میں گڑھا تھا۔ گوتم بدھ کے چہرے پر گہرا سکون تھا۔ ماریا نے سوچا کہ اگر انسان ان بزرگوں کی نیک ہدایات پر عمل کرتا تو آج اسے اس تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ ہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مذہب نے انسان کو پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی ہے مگر انسان سرکش ہے۔ اس نے ہر مذہب کے خلاف بغاوت کی اور یوں پوری دنیا پر قیامت گزر گئی۔ یہ قیامت ہی تھی۔

ماریا اِن خیالوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ اِسے کھڑکھڑاہٹ کی آواز آئی۔ اس نے دیکھا کہ گوتم بدھ کی مورتی کے پیچھے ایک چوہا اپنے بل سے نکل کر دوسری طرف بھاگ رہا ہے۔ ماریا مسکرائی۔ "خدا جس کو زندہ رکھنا چاہتا ہے اس کو کوئی نہیں مار سکتا۔"

ماریا مندر میں گوتم بدھ کی مورتی کی تعظیم بجا لا کر باہر نکل آئی۔ اس نے سوچا کہ اب یہاں رہنا بے کار ہے۔ بہتر یہی ہے کہ سمندر کے اوپر پرواز کی جائے۔ شاید وہاں عنبر ناگ کیٹی سے ملاقات ہو جائے اس کا خیال تھا کہ اتنی زبردست تباہی میں سمندر پر ہی انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔ ممکن ہے عنبر ناگ کیٹی کسی کشتی میں سوار ہو کر سمندر میں سفر کر رہے ہوں۔ چنانچہ ماریا نے اپنا رخ سمندر کی طرف پھیرا۔ اور بہت جلد وہ نیلے سمندر کے اوپر اُڑ رہی تھی۔

پُراسرار دُھند کا سمندر

ماریا کو ہم یہاں چھوڑتے ہیں۔

اُدھر عنبر ناگ کیٹی اور شکالی خلا میں اپنے سفر پہ ہیں۔ اور شکالی کے خلائی سیارے سینا تھون پر ابھی نہیں پہنچے۔ ہم خلائی انسان تھیوسانگ، امریکی لڑکی جوجی اور اس کے سائنس دان باپ کی طرف آتے ہیں۔ یہ تینوں انسان شمالی امریکہ کی بندرگاہ بالٹی مور سے ایک موٹر کشتی میں سوار ہو کر امریکہ کے جنوبی شہر ہیوسٹن کی طرف چلے تھے جہاں زمین کے اندر سائنسی میوزیم میں سائنس کی ایجادات محفوظ کر کے رکھی ہوئی تھیں۔ اِن کا سمندری سفر بہت لمبا تھا۔ ابھی انہوں نے آدھا راستہ بھی طے نہیں کیا تھا کہ سمندر میں اِن کا تیل ختم ہو گیا۔ کشتی کی موٹر رک گئی۔ اتنی بڑی کشتی کو چپوؤں کی مدد سے نہیں چلایا جا سکتا تھا۔ کشتی سمندری لہروں پر اپنے آپ بھٹکنے لگی۔ خلائی انسان تھیوسانگ نے کہا۔

"اس کشتی کی موٹر نے گیسولین بہت کھائی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی کہنے لگی۔

"اس سے تو بہتر تھا کہ ہم اس سفر پہ روانہ ہی نہ ہوتے۔ اتنے بڑے سمندر میں ہمارا زندہ رہنا مجھے مشکل نظر آتا ہے۔ ہماری خوراک کتنے دن ہمارا ساتھ دے سکتی ہے"

اس کے سائنس دان ڈیڈی نے کہا۔

"میں نے حساب لگایا ہے۔ ہمارے پاس چودہ دنوں کی خوراک اور پانی موجود ہے۔ مجھے یقین ہے ان چودہ دنوں کے اندر اندر ہم کسی نہ کسی جزیرے پہ پہنچ جائیں گے"

تھیو سانگ بولا۔

"اور اگر اس جزیرے پر بھی کھانے پینے کو کچھ نہ ملا تو پھر تم دونوں کا کیا بنے گا۔ میں تو بغیر کھائے پیئے زندہ رہ لوں گا مجھے تمہاری بہت فکر ہے"

جولی اداس ہوگئی۔ تھیو سانگ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو جولی۔ اگر ہم کسی جزیرے پہ پہنچ گئے تو کہیں نہ کہیں سے کچھ حاصل کرنے کی پوری کوشش

کریں گے؟"

موٹر کشتی سمندر میں لہروں کے رحم وکرم پر بہتی چلی گئی۔ جب انہیں اسی طرح سفر کرتے بارہ دن گزر گئے تو کھانے پینے کی چیزیں ختم ہوگئیں۔ صرف ایک دن کے لیے تھوڑی سی مچھلی اور پانی کا ایک چھوٹا ٹین بچا تھا۔ تھیو سانگ نے وہ جولی کے لیے رکھ لیا۔ دوسرے دن یہ خوراک بھی ختم ہوگئی۔ چودھویں روز فاقہ آگیا۔ جولی کونے میں دبک کر بیٹھ گئی۔ اس کا ڈیڈی بھی پریشان ہوا کہ اگر دو ایک روز پانی نہ ملا تو ان کا زندہ بچنا محال تھا۔ وہ اپنی بیٹی کا حوصلہ بڑھا رہا تھا۔ خلائی انسان تھیو سانگ کشتی کے اگلے تختے پر کھڑا دور دور تک سمندر میں دیکھتا کہ شاید کہیں کسی جزیرے کی ایک جھلک نظر آجائے۔

پندرھواں دن آگیا۔ بھوک اور پیاس سے جولی کے ہونٹ خشک ہوگئے۔ آنکھیں اندر کو چلی گئیں۔ وہ کشتی کے فرش پر سیدھی لیٹ گئی۔ اس کے ڈیڈی کی حالت بھی پانی نہ ملنے کی وجہ سے خراب ہونے لگی تھی۔ خلائی انسان تھیو سانگ سمجھ گیا کہ اگر دو روز تک پانی نہ ملا تو یہ دونوں زندہ نہ بچ سکیں گے۔

سولہویں روز وہ صبح کی روشنی میں تختے پر کھڑا سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اسے سمندر کی سطح پر کوئی سیاہ چیز ابھری ہوئی نظر آئی۔ جولی تو تختے پر فاقے سے نیم جان ہوکر پڑی تھی۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ڈیڈی نے ابھی تک اپنے ہوش وحواس برقرار رکھے ہوئے تھے۔ تھیوسانگ نے اسے وہ سیاہ چیز دکھائی اور کہا۔

"میرے خیال میں یہ کوئی جزیرہ نہیں ہے"

پھر کیا ہو سکتا ہے؟ جولی کے ڈیڈی نے کمزور آواز میں پوچھا۔

تھیوسانگ بولا۔

"میرا خیال ہے یہ کوئی کشتی ہے"

سائنس دان بوڑھا کہنے لگا۔

"اگر یہ وہیل مچھلی ہوئی تو ہماری خیر نہیں ہے"

خلائی انسان تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ہمیں اپنی کشتی کا رُخ اس طرف کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے یہ کوئی فائدہ مند چیز ہو"

خلائی انسان نے اپنی خلائی طاقت سے کام لیتے ہوئے کشتی کا رُخ اِس سیاہ دھبے کی طرف موڑ دیا۔ کشتی سمندر کی لہروں پر سیاہ دھبے کی طرف بڑھنے لگی۔ جوں جوں کشتی قریب ہو رہی تھی وہ سیاہ دھبہ صاف ہوتا جا رہا تھا۔ بوڑھے سائنس دان کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی۔

"یہ ــــ یہ تو کوئی جہاز ہے"

اتنی بات کان میں پڑی تو جولی نے بھی آنکھیں کھول دیں۔

"ڈیڈی! کیا کوئی جہاز ہماری طرف آ رہا ہے؟"

ڈیڈی نے کہا۔

"ہم جہاز کی طرف جا رہے ہیں بیٹیا۔ دیکھو۔ اُٹھ کر دیکھو۔ مجھے یہ کوئی ٹرانسپورٹ جہاز لگتا ہے۔ مگر یہ اتنی بڑی جنگ میں کیسے بچا رہا؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ تو جہاز پر چل کر معلوم ہوگا۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ وہاں ہمیں کھانے پینے کو ضرور کچھ مل جائے گا"

کشتی جہاز کے قریب پہنچ گئی۔ تھیوسانگ نے دیکھا کہ یہ جہاز کافی بڑا تھا۔ جولی کے ڈیڈی نے اس کے جھنڈے کو دیکھ کر بے اختیار کہا۔

"یہ ــــ یہ تو ڈنمارک کا باربردار جہاز ہے۔ مگر اس کے عرشے پر کوئی ملاح نظر نہیں آ رہا"

کشتی جہاز کے اس پیندے کی جانب لگا دی گئی جہاں ایک سیڑھی نیچے لٹک رہی تھی۔ تھیوسانگ نے جولی اور اِس کے باپ کو سہارا دے کر سیڑھی پر چڑھایا اور وہ جہاز کے عرشے پر آ گئے۔ جہاز کا عرشہ ویران تھا۔ جہاز نے لنگر ڈالا ہوا تھا اور سمندری لہروں پر وہ آہستہ آہستہ ڈول رہا تھا۔

"اس کا کریٹو یعنی عملہ کہاں ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے پوچھا۔ سائنس دان بوڑھا جہاز کے عرشے والے کیبن کے دروازے کو جھک کر دیکھ رہا تھا جو آدھا کھلا تھا۔ جولی نے کہا۔

"ڈیڈی! پلیز سب سے پہلے پانی تلاش کریں۔ میری جان نکلی جارہی ہے"

تھیوسانگ نے سائنس دان ڈیڈی کو پکڑ کر ایک جگہ بٹھا دیا اور کہا۔

"آپ لوگ یہاں آرام سے بیٹھیں۔ میں نیچے جا کر کچھ کھانے پینے کو لاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے یہاں ہمیں پانی اور روٹی مل جائے گی"

بھوک اور پیاس نے بوڑھے سائنس دان کو زیادہ نڈھال کر دیا تھا۔ جولی فرش پر دوبارہ لیٹ گئی تھی۔ اس کا ڈیڈی بھی وہیں سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

خلائی انسان تھیوسانگ سیڑھیاں اتر کر نیچے جہاز کی درمیانی منزل والی راہ داری میں آگیا۔ یہاں ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ اسے کسی جگہ کوئی انسان نہ ملا۔ ایک کیبن کا دروازہ آدھا کھلا تھا۔ یہاں سے اسے پیاز اور سیب کی خوشبو آئی۔ وہ اندر داخل ہو گیا۔ یہ جہاز کا کچن تھا۔ یہاں کھانے پینے کی ہر چیز کافی تعداد میں موجود تھی۔ تھیوسانگ نے پانی سے جگ بھرا۔ ڈبل روٹی اور خشک مچھلی کے ٹکڑے انگیٹھی کے اوپر سیخ میں سے اتارے اور تیزی سے واپس عرشے پر آگیا۔

کھانے اور پانی دیکھ کر جولی اور اس کے ڈیڈی کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ انہوں نے دیکھتے دیکھتے ساری ڈبل روٹی اور مچھلی چٹ کر لی۔ سیر ہو کر پانی پیا اب انہیں ہوش آگیا۔ ان کا ذہن سوچنے لگا۔ آنکھیں ہر شے کو اس کی صحیح حالت میں دیکھنے لگیں۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"نیچے کسی جگہ کوئی ملاح نظر نہیں آیا۔ اس جہاز کا عملہ کہاں چلا گیا؟ جہاز میں ہر شے ٹھیک حالت میں ہے"

جولی اور اس کا ڈیڈی خلائی انسان کے ساتھ نیچے جہاز کی دوسری منزل میں گئے، سارے کیبن خالی تھے۔ سب سے نچلی اور آخری منزل میں سامان کی بڑی بڑی پیٹیاں لدی تھیں۔ انہوں نے ایک پیٹی کو توڑ کر دیکھا۔ ان میں ٹریکٹر کے پرزے بند تھے۔ جہاز کے پچھلے حصے میں انجن روم تھا۔ انجن روم میں بھی کوئی انسان نہیں تھا۔ انجن بند تھے۔ دیوار کے ساتھ پٹرول کے بھرے ہوئے کتنے ہی ڈرم رکھے تھے۔ انجن بجلی کے تھے مگر اس کے جنریٹر پٹرول سے چلتے تھے۔ ڈیڈی نے کہا۔

"اوپر برج ہیڈ پر چل کر دیکھتے ہیں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

برج ہیڈ عرشے یعنی ڈیک کے اوپر جہاز کی سب سے اوپر والی چھوٹے سے شیشے کے کیبن میں تھا۔ جہاں جہاز کا کپتان اور انجینئر ٹیلی سکوپ اور راڈار کے پاس رہتے ہیں۔ اس کیبن میں بھی کوئی نہیں تھا۔ ٹیلی سکوپ کا رُخ سمندر کی جانب تھا۔ راڈار بند تھا۔ سکرین بجھی ہوئی تھی۔ کمپیوٹر خاموش تھے۔ یہ سویڈن کا ماڈرن مال بردار جہاز تھا۔

اچانک جولی نے ایک طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی! یہاں آئیں۔ یہ دیکھیں"

خلائی انسان اور سائنس دان بوڑھا اِس طرف بڑھے۔ یہاں کیبن کے فرش پر دو انسانوں کے ہلکے بھورے رنگ کے مدھم نشان پڑے تھے۔ چونکہ یہاں روشنی تھی اس لیے یہ نشان صاف نظر آرہے تھے۔ یہ انسانوں کے نشان اس طرح پڑے تھے جیسے دونوں انسان فرش پر گر کر ٹیڑھے ہو گئے ہوں۔ ڈیڈی نے فرش پر انسانی نشان کو ایک جگہ انگلی سے چھوا اور پھر بڑی بڑی آنکھیں کھول کر بولا۔

"اس جہاز پر نیوٹرون بم پھینکا گیا ہے"

نیوٹرون بم اِس بم کو کہتے ہیں کہ جس کے پھٹنے سے مکانوں دیواروں یا کسی بھی چیز کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ کوئی دھماکہ نہیں ہوتا۔ ہر چیز اپنی جگہ پر ویسے ہی ٹھیک حالت میں رہتی ہے۔

مگر وہاں موجود سارے انسان ذرّے بن کر فضا میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ جولی اور خلائی انسان پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

جولی نے کہا۔

"یہی وجہ ہے کہ یہاں کوئی انسان، کوئی ملاح زندہ نہیں بچا"

تھیوسانگ کیپٹن کی اونچی کرسی پر بیٹھ کر پینل پر جھک گیا۔

"ہم خوش قسمت ہیں کہ یہ جہاز صحیح، سالم مل گیا۔ اب ہم اس کے ذریعے بڑی آسانی سے سمندر میں سفر کر سکتے ہیں"

انہوں نے جہاز کے نقشے پر امریکہ کے جنوبی ساحل کو دیکھا اس کی ڈگریاں نوٹ کیں۔ پھر جہاز کا رُخ ہیوسٹن کی طرف متعین کیا اور تھیوسانگ نے نیچے جا کر انجن چلا دیئے۔ وہ اوپر آگیا۔ انجنوں کے چلتے ہی جہاز میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی جہاز کا لنگر اٹھا دیا گیا۔ جہاز سمندر میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ موسم خوشگوار اور سمندر پُر سکون تھا۔ جہاز کی رفتار کافی تیز تھی۔ ایک ہفتے کے سمندری سفر کے بعد جہاز جنوبی امریکہ کے ساحل کی طرف بڑھنے لگا اور ساتویں روز خلیج میکسیکو میں داخل ہو گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیوسٹن کی بندرگاہ کے قریب پہنچ کر جہاز کو سمندر میں ہی کھڑا کر دیا گیا۔ یہ تینوں ایک موٹر لانچ میں بیٹھ کر کنارے پر آ گئے۔ ہیوسٹن کی بندرگاہ بھی تباہی کا عبرتناک منظر پیش کر رہی تھی۔ جولی یہاں کئی بار آ چکی تھی۔ یہاں کبھی اونچی اونچی شاندار عمارتیں ہوا کرتی تھیں۔ اب یہاں سوائے ملبے اور راکھ کے ڈھیر کے اور کچھ نہیں تھا۔ عمارتوں کے جلے ہوئے ڈھانچے زمین کی جانب جھکے ہوئے تھے۔ ایٹمی تابکاری کی براہ راست زد میں آنے والی عمارتوں کے فولادی ڈھانچے پگھل کر بہہ چکے تھے۔ ہر طرف تباہی کا منظر تھا۔ انسان کیا کوئی چڑیا تک اڑتی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ڈیڈی نے کہا۔

"لگتا ہے یہاں ہمارے جانے کے بعد کوئی بھیانک زلزلہ آیا ہے پہلے جن بلڈنگوں کے ڈھانچے میں دیکھ چکا ہوں اب وہ زمین میں دھنس چکی ہیں۔"

جولی نے ایک طرف اشارہ کیا۔

"ڈیڈی! ادھر دیکھو! زمین میں سے گرم پانی ابل رہا ہے۔"

یہ زلزلے کا نتیجہ تھا۔ یہاں زمین پھٹ گئی تھی اور اس کے اندر سے تیل ملا گرم پانی فوارے کی طرح اچھل اچھل کر باہر آ رہا تھا۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"ہمیں جتنی جلدی ہو سکے سائنسی میوزیم پہنچنا چاہیے۔"

سائنسی میوزیم ہیوسٹن شہر سے کچھ میل کے فاصلے پر شہر سے باہر خشک بنجر پہاڑیوں میں تھا۔ جولی کا ڈیڈی اس راستے سے واقف تھا۔ انہوں نے شہر سے نکل کر بنجر ویران پہاڑیوں کا رخ کیا۔ دور سے انہیں وہ تکونی پہاڑی نظر آئی جس کے نیچے سائنسی میوزیم تھا۔ جولی نے کہا۔

"ڈیڈی ہم اپنے میوزیم میں پہنچنے والے ہیں۔ خدا کے لیے اب اپنی ٹائم مشین کو ہرگز دوبارہ درست نہ کریں۔ میں آپ کو اسے ہاتھ بھی نہیں لگانے دوں گی۔"

دھائیں۔ دھائیں ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے ان کے پاؤں تلے زمین کے اندر کوئی بہت بڑی چٹان پھٹ گئی ہو۔ وہ اپنی جگہ سے کئی فٹ اوپر اچھل کر ادھر ادھر خشک ریت پر جا گرے۔ وہ اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ زمین ایک جگہ سے پھٹ گئی اور پھر اتنی زور سے ہلنے لگی جیسے کوئی زمین کو پکڑ کر جھولے کی طرح جھلا رہا ہو۔ خلائی انسان کو جولی کی چیخ سنائی دی۔ خلائی انسان اس طرف بڑھا مگر اچانک ریت کے بگولے اٹھنے لگے۔ زمین ہچکولے کھا رہی تھی۔

خلائی انسان گر پڑا۔ اب دھماکوں پر دھماکے ہونے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے گردن اُٹھا کر دیکھا سائنسی میوزیم والی تکونی پہاڑی پر ایک دھماکہ ہوا اور اس کے پرخچے اُڑ گئے۔ اس کے اندر سے آگ کے شعلے لاوا بن کر نکلنے لگے۔ سائنسی میوزیم میں جیسے بڑے بڑے بم پھٹ رہے تھے۔ اندر سائنس کی جو نئی نئی ایجادیں رکھی تھیں۔ ان میں بارود کے کنستر اور بم اور دستی بم بھی تھے۔ یہ سب پھٹ رہے تھے پھر ساری کی ساری پہاڑی فضا میں ذرّے بن کر بکھر گئی۔ اس کے بڑے بڑے پتھر ٹکڑے بن کر گولیوں کی طرح میدان میں گرنے لگے۔

کئی ٹکڑے خلائی انسان کے جسم سے بھی پار ہو گئے۔ مگر چونکہ وہ خلائی مخلوق تھا اس لیے جہاں جہاں اس کے جسم میں سوراخ ہوئے وہ جگہیں آپس میں مل گئیں۔ خلائی انسان نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں بغل میں دبا کر رکھی تھیں کیونکہ انگلی کے کٹ جانے سے وہ مر سکتا تھا۔

چاروں طرف فضا میں دھوئیں کے دبیز بھاری بادل چھا گئے۔ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تھیو سانگ یعنی خلائی انسان نے جولی اور اس کے ڈیڈی کو آوازیں دیں۔ کوئی جواب نہ آیا۔ ابھی تک فضا میں دھماکوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ جب ذرا فضا پُرسکون ہوئی۔ دھوئیں کے بادل کم

ہوئے تو وہ اُٹھ کر اس طرف کو بھاگا جدھر جولی اور اس کا سائنس دان ڈیڈی گیا تھا۔ یہاں چاروں طرف ریت پتھر اور کنکروں کی تہہ جمی تھی۔

خلائی انسان نے ایک جگہ کالی ریت اور پتھروں کے ڈھیر میں سے جولی کا ہاتھ باہر نکلا ہوا دیکھا۔ وہ لپک کر اس طرف آیا۔ اس نے پتھر اِدھر اُدھر ہٹا کر جولی کو اِس میں سے نکالا۔ مگر جولی کی روح اس کے جسم سے نکل چکی تھی۔ وہ اِس قدر زخمی ہو گئی تھی کہ اس کا بچنا ناممکن تھا۔ قریب ہی پتھروں میں اس کے سائنس دان باپ کی بھی لاش پڑی تھی۔

خلائی انسان آنسوؤں سے ناواقف تھا۔ لیکن جولی اور اس کے باپ کی لاش کو دیکھ کر اس کا دل بوجھل سا ہو گیا۔ اس نے گردن جھکا دی اور جولی کے مُردہ جسم کو اپنے گھٹنوں پر رکھے وہ دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ اس بہادر لڑکی کے ساتھ اس نے کئی خطرناک سفر کیے تھے اور ہمیشہ اسے ثابت قدم اور بہادر پایا تھا۔ اس نے پتھروں کو ہٹا کر ریت میں دو گڑھے کھودے اور باپ بیٹی کی لاشوں کو اِن گڑھوں میں دفنا دیا۔ کچھ دیر وہ اِن کی قبروں پر چپ چاپ سر جھکائے کھڑا رہا۔ پھر خاموشی سے واپس ہیوسٹن کی بندرگاہ کی طرف چل دیا۔ سائنسی میوزیم والی پہاڑی کی طرف جانا فضول تھا۔ وہ پہاڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میوزیم کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو چکی تھی۔ وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ بندرگاہ کو زلزلے نے مزید تباہ کر ڈالا تھا۔ تھیوسانگ نے تشویش کے ساتھ سمندر میں دیکھا۔ خوش قسمتی سے اِس کے بحری جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ وہ اسی طرح سمندر میں لنگر انداز تھا۔

خلائی انسان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اتنی بڑی دنیا میں بالکل اکیلا رہ گیا ہے۔ عنبر ناگ کیٹی بھی اُس کے پاس نہیں تھے۔ اسے معلوم بھی نہیں تھا کہ یہ تینوں دوست خلاء میں کہاں ہوں گے۔ اس کی موٹر لانچ ساحل پر نہیں تھی۔ اس قیامت خیز زلزلے میں وہ ساحل سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکی تھی۔ خلائی انسان نے سمندر میں چھلانگ لگا دی اور تیرتا ہوا جہاز پہ پہنچ گیا۔

جہاز پر پہنچ کر اُسے امریکی لڑکی جولی اور اس کے ڈیڈی کی بہت یاد آئی۔ اب وہاں اس کے لیے کیا رہ گیا تھا۔ اس نے لنگر اٹھا دیا۔ انجن سٹارٹ کیے اور برج ہیڈ والے کیبن میں آ کر پہیئے کے آگے اونچی کرسی پہ بیٹھ کر سامنے سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے جہاز کا رُخ جنوب کی طرف کر دیا تھا۔ اس کی کوئی منزل ہی نہیں تھی۔ پھر کسی خاص سمت کا رخ متعین کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا
جہاز ایک خاص رفتار کے ساتھ کھلے سمندر کی طرف بڑھتا چلا

جا رہا تھا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ ہیوسٹن کا تباہ حال ساحل دُور ہوتا جا رہا تھا۔ اس وقت دن کے دس بج رہے تھے۔ بارہ بجے تھیوسانگ اُٹھ کر نیچے کچن میں گیا۔ تھوڑا سا ٹھنڈا گوشت فریزر سے نکال کر تلا اور ڈبل روٹی کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کھایا اور کافی کا مگ بنا کر اوپر والے کیبن میں آ کر بیٹھ گیا۔

راڈار سامنے سینکڑوں میل تک کچھ نہیں دکھا رہا تھا۔ سارا سمندر صاف تھا۔ موسم بھی پُر سکون تھا۔ جہاز ایک بنی تُلی رفتار سے جنوبی سمندروں کی طرف چلا جا رہا تھا۔

○

ماریا ہوا میں پرواز کرتی سمندر میں بہت آگے نکل آئی تھی۔

سورج سمندر میں غروب ہو رہا تھا کہ مشرق کی طرف سے کالے کالے بادلوں کی گھٹا اُٹھی اور دیکھتے دیکھتے سمندر پہ چھا گئی۔ ماریا ان بادلوں میں چھپ گئی۔ وہ فضا میں بلند ہوتے ہوتے اِن بادلوں کے اوپر آ گئی۔ بادلوں میں بجلیاں چمکنے لگیں۔ بادل کڑکنے شروع ہو گئے۔ موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ ماریا اِس بارش سے محفوظ تھی۔ طوفانی ہوائیں چلنے لگیں۔ سمندر کی لہریں اوپر کو اُچھل رہی تھیں۔ ماریا کو ان کا شور سنائی دے رہا تھا۔
ماریا بادلوں کے اوپر اُڑ رہی تھی۔ آسمان پر ستارے چمکنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگے تھے۔ بارش کا یہ طوفان دو تین گھنٹے تک برپا رہا پھر بادل چھٹ گئے۔ ماریا نیچے آ گئی۔ سمندر میں ابھی تک بڑی بڑی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔

ماریا کو دور سمندر پر رات کی تاریکی میں روشنیاں نظر آئیں۔

"یہ تو کسی بحری جہاز کی روشنیاں ہیں۔" ماریا نے اپنے آپ سے کہا۔

مگر یہ بحری جہاز کہاں سے آ گیا؟ دنیا میں تو ہر طرف بربادی کا عالم ہے۔ ہو سکتا ہے یہ جہاز سمندری سفر پر ہو۔ اور بچ گیا ہو۔ چل کر معلوم کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے عنبر ناگ کیٹی خلاء سے واپس آ کر اس جہاز میں سفر کر رہے ہوں۔

ماریا یہ سوچتی ہوئی اس جہاز کی طرف اُڑنے لگی۔

وہ چند لمحوں میں جہاز کے عرشے کے اوپر پہنچ گئی۔ عرشہ خالی تھا۔ جہاز کا اوپر والا کیبن بھی خالی تھا مگر اس میں روشنی ہو رہی تھی۔ ماریا عرشے پر اُتر کر نیچے چلی گئی۔ اُسے کہیں بھی کوئی انسان نہ ملا۔ جہاز کا کوئی پہرے دار یا واچ مین بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کچن کھلا پڑا تھا۔ ملاحوں کے کیبن بھی خالی پڑے تھے۔ بستر لگے تھے مگر کوئی ملاح وہاں نہیں سو رہا تھا۔ یہ سب لوگ کہاں چلے گئے؟ کیپٹن کا کیبن بھی سنسان تھا۔ ماریا تذبذب میں پڑ گئی۔ کہیں یہ کوئی آسیبی جہاز تو نہیں ہے۔

اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ماریا نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک اونچا لمبا چوڑا چکلا جوان جس نے جینز اور جیکٹ پہن رکھی تھی ایک ہاتھ میں کافی کا مگ لیے کیبن سے نکل کر کچن کی طرف جا رہا تھا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ کچن میں داخل ہو گئی۔

کچن کی روشنی میں اس نے بڑے غور سے اس نوجوان کو دیکھا۔ یہ خلائی انسان تھیوسانگ تھا اور ماریا اسے پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ عنبر ناگ کیٹی نے تھیوسانگ کو ماریا کے بارے میں سب کچھ بتا رکھا تھا۔ مگر ماریا کو اس خلائی انسان کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ ماریا نے دیکھا کہ اس جوان کی شکل و صورت اگرچہ زمین کے انسانوں کی طرح ہے مگر اس کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک تھی۔ ماریا نے سوچا کہ ضرور یہ کوئی جن بھوت یا آسیب ہے جو انسان کی شکل میں اس ویران جہاز پر چل پھر رہا ہے۔

خلائی انسان تھیوسانگ نے کچن میں آ کر کیتلی میں پڑی کافی اپنے مگ میں ڈالی اور واپس چل دیا۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ تھیوسانگ اپنے کیبن میں داخل ہونے کی بجائے سیڑھیاں چڑھ کر برج ہیڈ پر اوپر والے کیبن میں آ گیا۔ کیبن کے شیشے کا دروازہ بند کر کے وہ اونچی کرسی پر بیٹھ کر کافی پیتے ہوئے تاریک سمندر کو تکنے لگا۔

ماریا دروازے کے بند شیشوں میں سے کیبن میں آ گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ غور کر رہی تھی کہ اس آدمی سے کوئی بات کرے یا نہ کرے۔ اگر بات کرے تو کس طرح سے کرے کہ وہ ڈر نہ جائے۔ ایک بات کا اسے بہت حد تک یقین ہو گیا تھا کہ یہ آدمی کوئی جن بھوت یا آسیب نہیں ہے ورنہ اسے ایک غیبی عورت کی موجودگی کا ضرور احساس ہو جاتا۔ پھر بھی ماریا نے سوچا کہ اس آدمی کا امتحان لینا چاہیئے کہ یہ کوئی انسان ہے یا کوئی آسیبی مخلوق ہے۔ خلائی انسان تھیوسانگ نے کافی کا ایک گھونٹ پی کر اپنا مگ پینل پہ رکھ دیا۔ اور خود راڈار کو دیکھنے لگا۔

ماریا نے چپکے سے کافی کا مگ اٹھا لیا۔ مگ ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گیا۔ تھیوسانگ نے ریڈار پر جھکے جھکے کافی پینے کے لیے مگ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہاں مگ نہیں تھا۔ اس نے چونک کر دیکھا۔ مگ غائب تھا۔ کہاں گیا؟ ابھی تو یہاں پڑا تھا۔ خلائی انسان نے پینل پہ دور تک دیکھا۔ مگ وہاں نہیں تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس نے کافی کا مگ ابھی چند سیکنڈ پہلے وہیں رکھا تھا۔ پھر وہ کہاں غائب ہو گیا؟ اس نے ذرا توجہ دوسری طرف کی تو ماریا نے مگ دوبارہ پینل پر رکھ دیا۔ اب جو خلائی انسان تھیوسانگ نے دیکھا تو مگ اپنی جگہ پر موجود تھا۔ وہ سر کھجانے لگا۔ کیا

میرا وہم تھا؟ اس نے سوچا۔ وہ خاموشی سے کافی پینے لگا۔ پھر اس نے پینل کی دراز میں سے قلم نکال کر نوٹ بک پر راڈار کی ریکارڈنگ نوٹ کی اور قلم پینل پہ رکھ دیا۔ ماریا نے موقع پا کر قلم اٹھا لیا۔

تھیوسانگ نوٹ بک اور قلم دراز میں رکھنے لگا تو یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ قلم وہاں نہیں تھا۔ وہ چکرا سا گیا۔ اب اس نے ایسا کیا کہ جان بوجھ کر کافی کا مگ دوبارہ پینل پہ رکھا اور منہ اس طرح دوسری طرف کر لیا کہ وہ چوری چوری مگ کو تک رہا تھا۔ ماریا نے ایک بار پھر مگ اٹھا لیا۔ مگ خلائی انسان تھیوسانگ کی نظروں کے سامنے غائب ہو گیا۔

اس کے ذہن میں قسم قسم کے خیالات آنے لگے۔ اسے عنبر ناگ کی وہ باتیں یاد آگئیں جو اس نے ماریا کے بارے میں بتائی تھیں کہ وہ غیبی عورت ہے۔ کسی کو نظر نہیں آتی مگر وہ سب کو دیکھتی ہے اور جو شے اس کے ہاتھ میں چلی جائے وہ بھی غائب ہو جاتی ہے۔ کہیں یہ ماریا تو نہیں ہے؟ کیونکہ عنبر ناگ کیٹی کے بیان کے مطابق ماریا ان سے تیسری ایٹمی جنگ شروع ہونے سے پہلے کوہ ہمالیہ کی وادی میں بچھڑ گئی تھی۔

خلائی انسان تھیوسانگ نے سیدھے سبھاؤ بالکل صاف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی کہہ دیا۔

"کیا تم ماریا ہو؟"

یہ جملہ اس قدر حیران کر دینے والا تھا کہ ماریا کے ہاتھ سے کافی کا مگ نیچے گر پڑا۔ ایک ناواقف اور اجنبی آدمی کے منہ سے اپنا نام سُن کر ماریا جیسے سکتے میں آکر رہ گئی۔ تھیوسانگ نے مسکراتے ہوئے فرش پر سے کافی کے مگ کے ٹکڑے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ماریا ہو تو پھر سمجھو کہ میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

"تم — تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟"

ماریا نے رُک رُک کر کہا۔ تھیوسانگ نے مسکراتے ہوئے ہی کہا۔

"اس لیے کہ مجھے عنبر ناگ کیٹی نے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔"

اب تو ماریا بھونچکی سی ہو گئی۔

"کیا — کیا تم عنبر ناگ اور — اور کیٹی کو بھی جانتے ہو؟"

"ہاں کیوں نہیں۔ صرف جانتا ہی نہیں بلکہ اِن سے مل چکا ہوں۔ اِن کے ساتھ سفر کر چکا ہوں۔"

تھیوسانگ کے اِن الفاظ نے ماریا کو پریشان کر دیا تھا۔ اس نے بے تابی سے پوچھا۔

"تم — تم کون ہو؟"

خلائی انسان تھیوسانگ نے کہا۔

"ماریا! اطمینان سے یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں اپنی ساری داستان سناتا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ تجھ سے ملاقات ہو گئی۔"

اس کے بعد خلائی انسان نے شروع سے لے کر آخیر تک ماریا کو ساری کہانی بیان کر دی۔ ماریا بڑی خوش ہوئی کہ اِسے ایک ساتھی مِل گیا ہے۔ اُس نے تھیوسانگ کو اپنی بھی ساری داستان سنا ڈالی اور پوچھا۔

"عنبر ناگ کیٹی اِس وقت کہاں ہوں گے تھیوسانگ بھائی؟"

خلائی انسان نے کہا۔

"ایک نیک دل ماں کی روح نے مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ عنبر ناگ کیٹی اِس وقت خلاء میں کسی نامعلوم سیارے کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ مجھے اس نیک روح نے کچھ نہیں بتایا۔"

ماریا تعجب سے بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خلاء میں؟ کیا عنبر ناگ اور کیٹی خلاء میں سفر کر رہے ہیں۔ یا اللہ! وہ خلاء میں کیسے پہنچ گئے؟ تم تو خلائی مخلوق ہو۔ کیا تم اندازے سے کچھ بتا سکتے ہو کہ عنبر ناگ کیٹی خلاء میں کس جگہ ہوں گے اور کس حال میں ہوں گے؟"

خلائی انسان مسکرا کر بولا۔

"ماریا بہن! میں غیب کا علم نہیں جانتا۔ اور پھر میرے پاس ایسا کوئی خلائی راڈار یا ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی نہیں ہے کہ میں خلا میں عنبر ناگ کیٹی سے رابطہ پیدا کر سکوں۔"

ماریا بولی۔

"لیکن وہ ——— وہ خلاء میں کیسے پہنچ گئے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ ساری دنیا ایٹم بموں سے تباہ ہو سکتی ہے۔ ساری آبادی ختم ہو سکتی ہے۔ تو عنبر ناگ کیٹی خلاء میں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی خلائی مخلوق دنیا کی تباہی کے بعد اس زمین پر اتری ہو اور عنبر ناگ کیٹی کو اغوا کر کے اپنے سیارے کی طرف لے گئی ہو۔"

ماریا نے کہا۔

"اب ہم انہیں کہاں تلاش کریں تھیوسانگ بھائی اس دنیا پر تو کہیں کوئی آبادی نہیں ہے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی ہے اور میں نے تو مقدس کتاب میں یہ بھی پڑھ لیا ہے کہ بہت جلد اس دنیا پر لاکھوں سال پہلے کے جنگلی درندوں کا دور شروع ہونے والا ہے۔ یہ دنیا لاکھوں سال پیچھے جانے والی ہے۔ میرے خدا! ایسی مشکل میں تو ہم کبھی نہیں پڑے تھے۔"

تھیوسانگ نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"تم نے یونہی کسی کتاب میں یہ گپ پڑھ لی ہو گی دنیا کتنی بھی تباہ کیوں نہ ہو جائے یہ لاکھوں برس پیچھے نہیں جا سکتی۔ اس کے لیے اسے اپنے مدار کے گرد الٹی گردش شروع کرنی ہو گی۔"

ماریا کہنے لگی۔

"تھیوسانگ! ہم ہزاروں برس سے اس دنیا میں سفر کر رہے ہیں۔ ہم نے ہزاروں ان ہونی باتوں کو ہوتے دیکھا ہے۔ اور پھر ایک ڈینو سارس کو تو میں خود ہلاک کر کے آ رہی ہوں جو اس دنیا پر لاکھوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

برس پہلے کا درندہ تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس دنیا۔ اس کرۂ ارضی پر لاکھوں کروڑوں برس پہلے کا زمانہ آنے والا ہے۔"

خلائی انسان بولا۔

"اس وقت تو ماریا ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم عنبر ناگ کیٹی کی تلاش میں خلاء کی طرف کیسے جا سکتے ہیں؟"

ماریا نے کہا۔

"تم خلائی مخلوق ہو۔ اس بات کا جواب تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔"

خلائی انسان تھیوسانگ بولا۔

"ایک اڑن طشتری ہمیں یہاں زمین پر مل گئی تھی مگر وہ بھی تباہ ہو گئی۔ اس اڑن طشتری میں خدا جانے کب خلاء سے کوئی مخلوق آئی تھی۔ اب ہمیں ایسا خلائی جہاز کہاں ملے گا جو ہمیں خلاء میں لے جائے۔ مجھے تو یہ بات ناممکن لگتی ہے۔ میں خود یہاں کا ہو کر رہ گیا ہوں۔ حالانکہ میں خود ایک خلائی انسان ہوں۔"

ماریا خاموش ہو گئی۔ اسے عنبر ناگ کیٹی سے ملنے کی امید ختم ہوتی نظر آنے لگی تھی۔ وہ اگرچہ ہوا میں اڑ سکتی تھی

مگر وہ خلاء تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ زمین کی زبردست کشش سے نکل کر خلا میں داخل ہونا اس کے اختیار میں نہیں تھا۔

ان کا جہاز سمندر میں سفر کرتا چلا گیا۔

کئی دن کئی ہفتے کئی مہینے گزر گئے مگر زمین نظر نہ آئی۔ سمندر ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔ ماریا نے خلائی انسان سے کہا کہ کہیں وہ ایک ہی جگہ تو سمندر میں چکر نہیں لگا رہے؟ خلائی انسان کو خود بھی تشویش تھی۔ اس نے ریڈار اور کمپیوٹر کو چیک کیا۔ ہر شے ٹھیک تھی مگر سمندر ختم نہیں ہو رہا تھا۔

"یہ معمہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ماریا۔"

ماریا کہنے لگی۔

"مجھے یقین ہے کہ ہم سمندر کے کسی بہت بڑے گرداب میں پھنس گئے۔ اور ہمارا جہاز ایک ہی جگہ پر دائرے کی شکل میں چکر لگا رہا ہے۔"

خلائی انسان نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو کمپیوٹر پر دائرے بننے شروع ہو جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ ہم سیدھے جا رہے ہیں۔"

یہ معمہ نہ ماریا کی سمجھ میں آ رہا تھا نہ خلائی انسان اسے حل کر سکا تھا۔ جہاز اسی طرح مشرق میں سورج نکلنے کی سمت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو برابر چل رہا تھا۔ سورج نکلتا غروب ہو جاتا، پھر ایک جگہ سے نکلتا اور غروب ہو جاتا۔ لیکن سمندر کا کنارہ نہیں آ رہا تھا۔ جہاز میں خوراک کا سٹاک ختم ہونے لگا تھا۔ مگر اِن دونوں کو خوراک کی ضرورت نہیں تھی۔ ماریا تو بالکل ہی کچھ نہیں کھاتی تھی۔ خلائی انسان کسی وقت تھوڑا بہت چکھ لیتا تھا اور یہی اس کے لیے کافی تھا۔

جب خلائی انسان اور ماریا کو سمندر میں سفر کرتے چھ مہینے گزر گئے تو اِن کا جہاز دھند کے بادل میں داخل ہو گیا۔ یہ دُھند سارے سمندر پر چھائی ہوئی تھی۔ یہ دُھند اتنی گہری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ ماریا کو خلائی انسان نہیں دیکھ سکتا تھا۔ خلائی انسان اپنے کیبن کے بینل کو تھیوسانگ نظر نہیں آتا تھا۔ صرف کمپوٹر روشن تھا اور راڈار میں دُھندلی سبز روشنی سی ہو رہی تھی۔ ماریا نے کہا کہ شاید یہ دنیا کا انجام ہے یہ سیارہ ختم ہو رہا ہے۔ ہم خلا کے کسی سمندر میں آ گئے ہیں۔ خلائی انسان بولا۔

"ہم زمین کے سمندر میں ہی ہیں ماریا۔ مگر ہم کہاں ہیں؟ یہ تو دُھند غائب ہو گی تو پتہ چلے گا۔"

ماریا نے اداس لہجے میں کہا۔

"کیا خبر پھر یہ سب کچھ ہی غائب ہو جائے۔"

جہاز کے سامنے سمندر پر دُھند پتلی ہونے لگی۔

پر دھند بالکل اڑ گئی۔ اور انہوں نے۔ دُور ایک سیاہ بلند پہاڑوں والے جزیرے کو دیکھا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خطرناک جنگلی آدمی

انہوں نے جہاز سمندر کے ساحل پر لا کر کھڑا کر دیا۔ ماریا اور خلائی انسان کشتی میں بیٹھ کر جزیرے کے کنارے آ گئے۔ جزیرے کے پہاڑ کالے سیاہ تھے اور ان پر اتنے اونچے اونچے درخت اُگے ہوئے تھے کہ اس سے پہلے ماریا نے اتنے اونچے درخت نہیں دیکھے تھے۔ ساحل کی ریت پر لاکھوں سیپیاں اور گھونگے بکھرے ہوئے تھے جو آہستہ آہستہ رینگ رہے تھے۔ درختوں کی شاخیں گھنی تھیں ان کے پتے چوڑے چوڑے تھے۔ ان میں کوئی پرندہ تک نہیں تھا۔ دُور اُونچے کالے پہاڑ کی چوٹی میں سے ہلکا زرد رنگ کا دھواں نکل رہا تھا۔ خلائی انسان نے کہا۔

"یہ پہاڑ جوالا مُکھی ہے ماریا"

ماریا حیرت کے ساتھ اس جزیرے کی ایک ایک شے کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے دل میں ایک عجیب سا خوف پیدا ہونے لگا تھا۔ اس نے تھیوسانگ سے کہا۔

"تھیوسانگ! میرے دل کو پہلی بار ڈر لگنے لگا ہے"

خلائی انسان نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں ڈر رہی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

گرجے کی کتاب کی پیش گوئی ٹھیک تھی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس دنیا پر لاکھوں سال پہلے کا زمانہ شروع ہو گیا ہے"

خلائی انسان تھیوسانگ نے چاروں طرف دیکھ کر کہا۔

"مجھے معلوم نہیں کہ تمہاری اس زمین پر لاکھوں برس پہلے کس قسم کی فضا اور زندگی تھی لیکن میں یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ اس جزیرے پر زندگی کی ابتدا ہو رہی ہے۔ میں نے ساحل سمندر پر ایسی مچھلیاں دیکھی ہیں جن کو پَر لگے ہیں۔ زندگی کے ارتقاء کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان مچھلیوں کو آگے چل کر لاکھوں برس کے بعد پرندے بن جانا ہے"

ایک گڑگڑاہٹ کی دھیمی دھیمی آواز سنائی دی جیسے زمین کے اندر کوئی بہت بڑا جن خراٹے لینے لگا ہو۔ ماریا اور خلائی انسان اپنی اپنی جگہوں پر رک گئے۔ گڑگڑاہٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ : آواز دُور اُونچے کالے پہاڑ کی چوٹی سے آ رہی تھی۔
" آتش فشاں پہاڑ پھٹ رہا ہے شاید " ماریا نے کہا۔
خلائی انسان نے کہا۔
" ماریا ہمیں اپنے جہاز پر واپس چلے جانا چاہیئے
کچھ پتہ نہیں کہ یہ سارے کا سارا جزیرہ ہی غرق
ہو جائے "

وہ دونوں واپس ساحل کی طرف چل پڑے ۔ تھیوسانگ نے
کہا۔

" ماریا تم مجھے تو دیکھ لیتی ہو مگر میں تجھے نہیں دیکھ
سکتا۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں چل رہا کہ تم میرے ساتھ
بھی ہو کہ نہیں "
ماریا کہنے لگی۔
" کیا تمہیں میری خوشبو نہیں آ رہی ؟ "
تھیوسانگ بولا ۔
" بہت ہلکی ہلکی آ رہی ہے "
ماریا نے کہا۔
" آہستہ آہستہ یہ خوشبو زیادہ ہو جائے گی پھر عنبر
ناگ کیٹی کی طرح تم بھی میری خوشبو سے مجھے دُور
سے پہچان لیا کرو گے "

آتش فشاں پہاڑ میں ہلکے ہلکے دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔
ں کی چوٹی میں سے اب سیاہ دھواں اُٹھ رہا تھا۔ جزیرے
 زمین ہلنے لگی تھی۔ وہ کشتی میں بیٹھ کر سمندر کی لہروں پر سے
وتے ہوئے اپنے جہاز پر آ گئے۔ سمندر میں بھی لہریں اوپر
یچے ہونے لگی تھیں۔ سارا دن آتش فشاں پہاڑ میں دھماکے
وتے رہے اور لاوا بہتا رہا۔ زمین اور سمندر ڈولتے رہے۔
شام کے بعد پہاڑ خاموش ہو گیا۔ زلزلے کے جھٹکے بھی
رُک گئے۔

خلائی انسان نے کہا۔

" اب رات ہونے والی ہے۔ دن چڑھے گا تو
اس جزیرے کے اندر چل کر دیکھیں گے کہ وہاں
کیا ہے شاید یہاں سے ہمیں کوئی ایسا سراغ مل جائے
جس کی مدد سے ہم یہ معلوم کر سکیں کہ ہم کس دور میں
آ گئے ہیں ۔
ماریا بولی۔
" تھیوسانگ بھائی میرا دل کہہ رہا ہے کہ ہم لاکھوں
برس پہلے کی دنیا میں پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے
کہ یہ دنیا لاکھوں برس پہلے کی دنیا بن چکی ہے۔ جب
سطح زمین پر بڑے بڑے عفریت نما درندے رہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرتے تھے۔ اور انسان غاروں میں رہتا تھا۔"

خلائی انسان نے تعجب سے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو یہ میری سائینسی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ میں بڑی دلچسپی سے اس زمانے کی سٹڈی کروں گا۔"

وہ دونوں جہاز کے کیبن میں آرام کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ باہر سمندر اور جزیرے پر رات کی تاریکی پھیل رہی تھی ماریا نے کہا۔

"تھیوسانگ! تم نے کہا تھا کہ تم انگلی لگانے سے کسی بھی چیز کو چھوٹا کر سکتے ہو۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

خلائی انسان تھیوسانگ بولا۔

"کیوں نہیں۔ تم کہو تو میں تمہیں ابھی اس کا تجربہ کر کے دکھا دیتا ہوں"

ماریا نے کہا۔

"مجھے تجربہ کر کے دکھاؤ"

خلائی انسان کے سامنے ایک آرام کرسی خالی پڑی تھی۔ اس نے کہا۔

"ماریا بہن! اس کرسی کو دیکھتی رہنا۔ میں اسے

ابھی چھوٹا کیے دیتا ہوں"

ماریا نے دیکھا کہ تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کی اور ہاتھ کی انگلی سے کرسی کو چھوا۔ انگلی کے ملتے ہی کرسی ایک دم چھوٹی سی ہو گئی۔ تھیوسانگ نے اسے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔

ماریا بڑی دلچسپی سے کرسی کو دیکھنے لگی جو بالکل ننھی منی سی ہو گئی تھی۔

"تھیوسانگ! تم نے تو واقعی کمال کر دکھایا۔ اچھا اب اسے پھر سے بڑا کر دو۔"

خلائی انسان نے دوسری آنکھ بند کر کے دوبارا کرسی کو انگلی سے چھوا تو وہ ایک دم سے پھر بڑی ہو گئی۔ خلائی انسان تھیوسانگ مسکرا کر بولا۔

"دیکھا۔ صرف تمہارے پاس ہی غائب ہونے کا نسخہ نہیں ہے۔ میں بھی خلائی جادوگر ہوں"

"تو کیا یہ جادو ہے؟" ماریا نے پوچھا۔

خلائی انسان نے کہا۔

"نہیں ماریا۔ یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ ایسا ہے کہ میرے جسم سے جو شعاعیں نکلتی ہیں ایک آنکھ بند کرنے سے ان میں کچھ ایسی الیکٹرانک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے کہ میں جس شے کو ہاتھ لگاؤں اس شے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

الیکٹرون ایک خاص حد تک سکڑ جاتے ہیں اور یوں وہ شے چھوٹی ہو جاتی ہے۔ تم تو جانتی ہی ہو گی کہ ہر شے کے ایٹموں یا الیکٹرون کے درمیان بہت فاصلہ ہوتا ہے۔ اگر ہم کسی طریقے سے یہ فاصلہ ختم کر دیں تو یہ جہاز اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ میں اِسے اُٹھا کر اپنی جیب میں رکھ سکوں گا۔ یہ تو سائنس کا جدید ترین نظریہ ہے۔ مگر اِس چھوٹے سے جہاز کا وزن اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ میرے سوا اِسے کوئی دوسرا عام آدمی نہیں اٹھا سکے گا۔"

یونہی باتیں کرتے کرتے جب رات گہری ہو گئی تو ماریا کچھ دیر آرام کرنے کا کہہ کر جہاز کی دوسری منزل میں ایک کیبن میں چلی گئی۔ خلائی انسان تھیوسانگ وہیں کیبن روم میں ہی آرام کرسی پر نیم دراز ہو گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ کچھ دیر بعد اس کی آنکھ لگ گئی۔ اُسے سوئے تھوڑی دیر ہی گذری ہو گی کہ جزیرے کے گھُپ اندھیرے میں سے ایک اونچے ٹیلے کے برابر عفریت چار پاؤں پر رینگتا ہوا سمندر میں اُتر گیا۔ پھر اس نے جہاز کی طرف تیرنا شروع کیا۔ یہ عفریت اتنا بڑا تھا کہ جب وہ جہاز کے پاس پہنچا تو اس کی لمبی گردن کے اوپر پھنکارتا ہوا خونخوار دانتوں والا لمبا سر جہاز سے کئی سو گز اوپر

ہوا تھا۔ خلائی انسان تھیوسانگ کچھ زیادہ ہی گہری نیند سو رہا تھا۔ حالانکہ پہلے وہ کبھی اتنی گہری نیند نہیں سویا کرتا تھا۔ اچانک اُسے ایک دھچکا لگا اور وہ آرام کُرسی سے گر کر لڑھکتا ہوا کیبن کے شیشے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس نے ہڑبڑا کر اندھیرے میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے قوی ہیکل درندے نے جہاز کے پچھلے حصے کو اپنے لمبے اور چٹانوں ایسے بازوؤں میں جکڑ رکھا تھا۔ تھیوسانگ نے جلدی سے اٹھ کر دراز میں سے گن نکالی اور عفریت پر فائر کر دیا۔ مگر عفریت پر گولی کا کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ کسی پہاڑ کو گولی مارنے والا معاملہ تھا۔ بھلا پہاڑ پر گولی کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

اتنے میں عفریت نے اپنا بہت بڑا سر زور سے جہاز پر مارا۔ جہاز دو ٹکڑے ہو گیا اور تھیوسانگ کیبن کی ٹوٹی ہوئی دیوار کے ساتھ لٹکنے لگا۔ اس نے اپنا پورا زور لگا کر ماریا کو آواز دی۔ عفریت نے غضب ناک ہو کر اپنی بھیانک دُم جہاز کے پچھلے حصے پر ماری۔ جہاز کا پچھلا حصہ سمندر میں ڈوب گیا۔

عفریت نے خلائی انسان تھیوسانگ کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے اپنا بھاری بھرکم چکّی کے بڑے بڑے پاٹوں جتنا بڑا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پنجہ اُٹھایا کہ تھیو سانگ کے سر پر مار کر اُسے کچل کر رکھ دے۔ جونہی عفریت اپنا پنجہ نیچے لایا خلائی انسان تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اس کے ساتھ اپنی انگلی لگا دی۔ انگلی کے لگتے ہی پہاڑ جتنا عفریت ایک چوہے جتنے سائز کا ہو گیا لیکن اس کا وزن یہاں تک بڑھ گیا کہ وہ چھوٹا ہو کر جہاز کے باقی بچے ہوئے اگلے حصے پر گرا تو ایک بھیانک تڑاخے کی آواز کے ساتھ جہاز چکنا چور ہو کر سمندر میں غرق ہو گیا۔ ساتھ ہی وہ عفریت بھی سمندر کی گہرائیوں میں چلا گیا تھا۔

تھیو سانگ سمندر کی اُچھلتی ہوئی موجوں کے اوپر آ گیا۔ اس نے زور زور سے ماریا کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ ایک طرف سے ماریا کی آواز آئی۔

"تھیوسانگ میں آ رہی ہوں۔ کنارے کی طرف تیر کر چلو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

تھیوسانگ تیر کر جزیرے کے کنارے پہنچا تو ماریا نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

"یہ جہاز کیسے غرق ہو گیا؟ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ میں تو اپنے کیبن میں سو رہی تھی کہ ایک دم سے ایسے لگا کہ پانی میں ڈوبی ہوئی ہوں۔"

تھیوسانگ نے اس ہیبت ناک عفریت کے بارے میں

سارا واقعہ بیان کیا تو وہ بولی۔

"تھیوسانگ! یہ وہ عفریت تھا جو لاکھوں برس پہلے اس زمین پر دندناتے پھرتے تھے اور یہ اتنے خونخوار تھے کہ بڑے بڑے قدیم ہاتھیوں کے ٹکڑے اُڑا دیتے تھے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"اگر میں اِسے اُنگلی سے چھُو کر چھوٹا نہ بنا دیتا تو وہ مجھے کچل کر ہلاک کر چکا تھا۔ اس کے پنجے کے نیچے آ کر میری اُنگلی کیسے سلامت رہ سکتی تھی اور انگلی کے کٹتے ہی میری موت واقع ہو جاتی۔"

"تمہیں عین وقت پر اچھا خیال آ گیا تھیوسانگ!"، ماریا نے کہا۔ تھیوسانگ اپنے کپڑوں کو نچوڑ کر بولا۔

"میرے پاس یہی ایک ہتھیار تھا جس سے میں اس عفریت کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ یہ اچھا ہوا کہ وہ بھی جہاز کے ساتھ ہی سمندر میں غرق ہو چکا ہے۔ اب وہ اتنا بھاری ہو گیا ہے کہ سمندر کی تہہ سے ذرا سا بھی نہیں ہل سکتا۔"

ماریا نے جزیرے پر چھائے ہوئے گھپ اندھیرے پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس جزیرے میں نہ جانے کتنے عفریت تمہارا انتظار
کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس تو اب بحری جہاز بھی
نہیں ہے کہ جہاں تم پناہ لے سکو"
خلائی انسان تھیوسانگ کہنے لگا۔

"اب تو ہم اس جزیرے پر آ گئے ہیں۔ یہاں سے
کم از کم میں دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔ جو ہو گا دیکھا
جائے گا"

پھر اس نے جزیرے کی کوئلے ایسی سیاہ تاریکی کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

"اتنی تاریک اور اندھیری رات ہے کہ اتنی تاریکی
خلاء میں بھی نہیں دیکھی"
جزیرے کی تاریکی میں سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایسی پھنکار
کی سی آواز بلند ہوتی جیسے کوئی عفریت خراٹے لے رہا ہو۔ تھیوسانگ
نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں جزیرے کے دوسرے ساحل
کی طرف چلے جانا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے دوسری طرف
یہ عفریت نہ ہوں۔ وہاں جا کر کوئی ایسی جگہ تلاش
کرتے ہیں جہاں ہم کچھ وقت کے لیے پناہ لے سکیں"
ماریا نے کہا۔

"میں جزیرے کا ایک چکر لگا کر آتی ہوں۔ میں جا
رہی ہوں"
ماریا اُچھل کر جزیرے کے تاریک درختوں کے اوپر آ گئی۔
جزیرے پر اتنا اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ لیکن ماریا
کو درختوں، سیاہ چٹانوں اور گہری کھڈوں کے دُھندلے
خاکے نظر آ رہے تھے۔ یہ جزیرہ بہت بڑا تھا۔ اِسے سمندر
نے گھیر رکھا تھا۔ ماریا کو ایک جگہ جھیل دکھائی دی۔ ماریا نیچے
آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ جھیل کے کنارے ایک غار بنا ہوا ہے۔
ماریا نے غار کے منہ پر آ کر اندر جھانکا۔ غار میں گہرا اندھیرا
تھا۔ یہ کافی لمبا غار تھا اور پہاڑ کے اندر دُور تک چلا گیا
تھا۔ غار خالی تھا۔ ماریا نے واپس خلائی انسان تھیوسانگ کو آ کر
اس غار کے بارے میں بتایا اور اس کی طرف چل پڑے۔

رات انہوں نے اس غار میں گزار دی۔

دن نکلا تو تھیوسانگ جھیل کے پاس ایک گھنے درخت تلے
آ کر بیٹھ گیا۔ اِسے ماریا کی بڑی ہلکی سی خوشبو آئی۔ اس نے
پوچھا۔

"ماریا تم میرے قریب ہو ناں"

"ہاں" ماریا بولی۔ "اب تم بھی عنبر ناگ کیٹی کی طرح
مجھے میری خوشبو سے پہچاننے لگے ہو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی انسان تھیوسانگ نے کہا۔ "یہ اچھی بات ہے۔"
انہوں نے جھیل کے کنارے دُور تک پھیلے ہوئے گھنے جنگل میں گھوم پھر کر دیکھا کہ وہاں کے درخت ہزاروں برس پرانے لگتے تھے۔ انہوں نے زمین پر درندوں کے بڑے بڑے پنجوں کے نشان دیکھے۔ اِن پنجوں کے نیچے آئی ہوئی جھاڑیاں کچلی ہوئی تھیں۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ عفریت اس جنگل میں ہی رہتے ہیں ماریا ہمیں ان سے ہوشیار رہنا ہوگا"

ماریا کہنے لگی۔

"رات کو جزیرے میں سے اِن درندوں کے خراٹے لینے کی آواز آتی تھی۔ اس وقت یہ کہاں ہوں گے۔ جنگل کا یہ حصّہ تو سارے کا سارا خالی پڑا ہے"

تھیوسانگ نے درختوں کے پیچھے نظر آنے والے آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

"یہی وہ پہاڑ ہے جو کل لاوا اُگل رہا تھا۔ اب خاموش ہے۔ اس میں سے دھواں بھی نہیں نکل رہا۔"

"ہاں" ماریا نے جواب دیا۔

"یہاں انہیں کچھ آدمیوں کے دِھیمے دِھیمے سروں میں گانے

آوازیں سنائی دیں۔ تھیوسانگ ٹھٹھک سا گیا۔

"یہ آوازیں کیسی ہیں ماریا؟"

ماریا بھی اِن آوازوں کو غور سے سُن رہی تھی۔

"میرا خیال ہے یہ جنگلی لوگ ہیں جو گا رہے ہیں۔ آگے چل کر دیکھتے ہیں"

جب وہ درختوں کی اُوٹ سے نکلے تو دیکھا کہ آگے ایک آتش فشاں پہاڑ کے دامن میں ایک چھوٹی سی وادی ہے جس کی شکل کسی پیالے سے ملتی جلتی ہے۔ یہاں اوپر پہاڑی کی چوٹی سے بہتا ہوا سرخ لاوا نیچے آکر ایک چوکور چبوترے کے پاس آکر جم گیا ہے۔ اس چبوترے پر ایک تکونا راکٹ سا رکھا ہے اور اس کے اِرد گرد کچھ جنگلی لوگ جن کے لمبے لمبے بال ہیں اور جنہوں نے پتوں کا لباس پہن رکھا ہے ڈانس کر رہے ہیں۔ اور اپنی زبان میں کچھ گا بھی رہے ہیں۔

تھیوسانگ اور ماریا یہ منظر دلچسپی سے تکنے لگے۔ ماریا نے کہا۔

"یہ چبوترے پر کونسی چیز کیا ہے جس کی یہ جنگلی لوگ پُوجا کر رہے ہیں"

تھیوسانگ بولا۔

"مجھے تو کسی خلائی جہاز کا ٹکڑا لگتا ہے آگے چل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھنا چاہیئے۔"

ماریا نے کہا۔

"ان جنگلیوں کے ہاتھوں میں تیز نیزے ہیں۔ ہوسکتا
ہے تمہیں نقصان پہنچائیں۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں جا
کر پتا کرتی ہوں۔"

ماریا نے تھیوسانگ کو وہیں درختوں میں چھوڑا اور خود
ہوا میں غوطہ لگاتی نیچے وادی میں آگئی۔ چبوترے کے پاس جا
کر اس نے دیکھا کہ بکوتی چیز کسی راکٹ کا اگلا حصہ لگتا تھا۔
چبوترے کے پیچھے ٹھنڈے لاوے کی تہیں جمی ہوئی تھیں۔
جنگلی بکوتے راکٹ کے ٹکڑے کے ارد گرد رقص کرتے ہوئے
منتر پڑھ رہے تھے۔ ان کی جنگلی عورتیں پیچھے ایک قطار میں
بیٹھی بانس آہستہ آہستہ زمین پر مار رہی تھیں۔

تھیوسانگ درخت کے پاس کھڑا نیچے وادی میں تک
رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے دو جنگلیوں نے اسے دبوچا اور
بڑی تیزی سے اس کی مشکیں کس کر وادی میں گھسیٹتے ہوئے
لے جانے لگے۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوگیا کہ تھیوسانگ کو
سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملا۔

ماریا نے جب تھیوسانگ کو جنگلی لوگوں کے نرغے میں
دیکھا تو لپک کر اس کی طرف آئی۔ تھیوسانگ نے ماریا کی

خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"ماریا! انہیں کچھ نہ کہنا۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں
کہ یہ کیا کرنے والے ہیں۔"

جنگلی تھیوسانگ کو باتیں کرتے دیکھ کر خاموش ہو گئے۔
جنگلیوں کا سردار نیزہ لیے آگے بڑھا۔ اس نے چبوترے کی
طرف اشارہ کیا۔

تھیوسانگ کو چبوترے پر لے جایا گیا تو اس نے وہاں گاڑے
ہوئے راکٹ کے ٹکڑے کو بڑی حیرانی سے دیکھا۔ یہ واقعی کسی
قدیم خلائی جہاز کے اگلے حصے کا ٹکڑا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ
اس جزیرے پر کسی زمانے میں کوئی خلائی مخلوق اتری ہوگی۔

تھیوسانگ کو اس راکٹ کے آگے پتھر پر بٹھا دیا گیا۔

جنگلی زور زور سے ڈانس کرنے لگے۔ ماریا نے قریب جا کر
تھیوسانگ سے کہا۔

"یہ لوگ ہمیں قربان تو نہیں کر رہے کہیں؟ میں تمہاری
رسیاں کھولنے لگی ہوں۔"

تھیوسانگ نے مسکرا کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ابھی جب میں نے ان میں سے ایک
جنگلی کو اپنی انگلی سے چھو کر چھوٹا سا بونا بنا دیا تو یہ سب
جنگلی اس راکٹ کو چھوڑ کر میری پوجا شروع کر دیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنگلی سردار کے حکم سے تھیوسانگ کی مشکیں کھول دی گئیں۔ اس کے اِرد گرد چار جنگلی نیزے تان کر کھڑے ہو گئے۔ جنگلی سردار نے آتش فشاں پہاڑ کے دہانے کی طرف منہ کر کے اونچی آواز میں منتروں کا جاپ شروع کر دیا۔

اس جنگلی سردار کے پاس ہی تھیوسانگ چبوترے پر بیٹھا تھا۔ اس نے بڑے آرام سے ایک آنکھ بند کر کے اپنی انگلی جنگلی سردار کی ٹانگ سے لگا دی۔ اسے یقین تھا کہ جنگلی سردار ایک چوہے جتنا بن جائے گا مگر ایسا نہ ہوا۔

جنگلی سردار چھوٹا نہ ہوا۔ تھیوسانگ ٹھٹک گیا۔ اس نے ایک بار پھر آنکھ بند کر کے جنگلی سردار کی پنڈلی کو انگلی لگائی۔ وہ اس بار بھی چھوٹا نہ ہوا۔ اب تو خلائی انسان تھیوسانگ گھبرا گیا پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے آج تک آنکھ بند کر کے جس زندہ یا مردہ شے کو انگلی لگائی تھی وہ فوراً چھوٹی ہو گئی تھی پھر اس جنگلی سردار پر اس کی انگلی کا اثر کیوں نہیں ہوا؟

تھیوسانگ نے دوسرے جنگلی آدمی کی پنڈلی کو انگلی لگائی وہ بھی چھوٹا نہ ہوا۔ جنگلی سردار نے اپنی زبان میں چلا کر کہا۔

"یہ ہمارے جسم کو ہاتھ کیوں لگا رہا ہے۔ اس کے بازو پیچھے باندھ دو"

دو جنگلی آگے بڑھے۔ انہوں نے تھیوسانگ کے بازو پیچھے

باندھ دیئے۔ تھیوسانگ نے چلا کر کہا۔

"ماریا! میرا تجربہ اِن جنگلیوں پر ناکام ہو گیا ہے یہ چھوٹے نہیں ہوتے"

ماریا اس کے قریب ہی کھڑی تھی۔ کہنے لگی۔

"میں دیکھ رہی ہوں۔ مگر — مگر تھیوسانگ! ایسا کیوں ہوا؟ کیا تمہاری طاقت ختم ہو گئی ہے؟"

خلائی انسان نے پریشان سی آواز میں کہا۔

"مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے۔ میں — میں کسی دوسری چیز کو چھو کر دیکھتا ہوں۔ تم میرے پاس ہی رہنا"

تھیوسانگ کے ہاتھ پیچھے بندھے تھے۔ وہ جنگلی انسانوں سے دو قدم کے فاصلے پر تھا۔ اس کو خیال آیا کہ کوئی دوسری شے تو یہاں قریب نہیں ہے پھر کیوں نہ وہ اپنے آپ کو چھو کر تجربہ کرے۔ چنانچہ تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنی انگلی خود اپنے سینے پر لگائی۔ انگلی کے لگتے ہی وہ ایک دم سے چھوٹا بن گیا۔ جنگلی آدمی ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے تھیوسانگ کو دیکھ رہے تھے جو ایک ننھے سے چوہے کے سائز کا ہو گیا تھا اور چبوترے کے پتھر پر اچھل رہا تھا۔

چھوٹا ہوتے ہی تھیوسانگ کی کلائیاں رسّی میں سے نکل آئی

تھیں۔ تھیوسانگ نے جنگلی لوگوں پر اپنی جادوگری کا اثر ڈالنے کے لیے اپنی دوسری آنکھ بند کر کے اپنی انگلی سے دوبارہ اپنا جسم چھُوا۔ تاکہ وہ ایک دم پھر سے بڑے سائز کا ہو جائے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ تھیوسانگ چھوٹے کا چھوٹا ہی رہا۔ وہ پریشان ہو کر بار بار آنکھ بند کر کے اپنے جسم کو انگلی سے چھُونے لگا مگر کوئی اثر نہ ہوا۔

تھیوسانگ نے گھبرا کر کہا۔

"ماریا! مجھ سے کوئی بھیانک غلطی ہو گئی ہے۔ میری انگلی نے مجھے بڑا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ خدا کے لیے مجھے ان جنگلی درندوں سے بچاؤ۔ یہ مجھے کہیں ننھا سا بونا دیکھ کر ہڑپ نہ کر جائیں؟"

جنگلی سردار جھک کر نیزے سے تھیوسانگ کو اِدھر اُدھر پلٹنے لگا۔ سارے جنگلی بھی جھک کر ننھے سے انسان کو تکنے لگے۔ ایسا کرشمہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جنگلی سردار نے چلّا کر کہا۔

"یہ بد روح ہے۔ جوالا مکھی کی دشمن بد روح ہے اِسے مار ڈالو۔"

کئی نیزے ایک ساتھ اوپر اُٹھے۔ مگر ماریا ہوشیار ہو چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ تھیوسانگ جنگلی لوگوں کے نیزوں

زد میں آتا اس نے تھیوسانگ کو اُٹھا لیا۔ ماریا کے ہاتھ میں تے ہی تھیوسانگ جنگلی لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ بونے نسان کو ایک دم غائب ہوتے دیکھ کر جنگلی سردار اور دوسرے ک دم بخود ہو کر رہ گئے۔ وہ بھاگ کر چبوترے سے دُور چلے گئے۔ پھر سارے جنگلی آدمی اور ان کی عورتیں اور بچے راکٹ کے ٹکڑے کے سامنے سجدے میں گر پڑے۔ وہ اِس ٹکڑے ر جوالا مکھی کا دیوتا سمجھتے تھے۔ ماریا نے خلائی انسان تھیوسانگ ا اپنے منہ کے قریب لا کر کہا۔

"تھیوسانگ! یہ کیسے ہو گیا؟ کیا تم اب کبھی بڑے نہیں ہو سکو گے؟"

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غیبی خلائی شیطان

خلائی انسان تھیوسانگ نے باریک آواز میں کہا۔

"ماریا بہن! میرا خیال ہے کہ اِن جنگلی آدمیوں کو انگلی لگانے کی وجہ سے میرے اندر کوئی زبردست کیمیاوی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔"

ماریا نے پوچھا۔

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ میں یہاں سے جا رہی ہوں۔ یہ جگہ میرے لیے بھی خطرناک ہو سکتی ہے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"ماریا! مجھے یقین ہے کہ میرا علاج اسی جگہ پر ہے۔ ان جنگلی لوگوں پر میری انگلی نے اثر نہیں کیا تھا۔ یہ میرے انگلی لگانے سے چھوٹے نہیں ہوئے۔ اس کا مطلب ہے کہ اِن کے جسم کے الیکٹرون نے میری انگلی کے الیکٹران کو شکست دے دی۔ اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ لوگ اپنی روزانہ

کی خوراک میں ضرور کوئی ایسی شے استعمال کرتے ہیں جس نے اِن کے خون کے ذرّوں اور خلیوں میں بے پناہ مزاحمتی طاقت پیدا کر دی ہے۔ میں یہاں رہ کر یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنے کھانے پینے میں کیا چیز استعمال کرتے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اسی جگہ رہوں گی۔ مگر یہ لوگ تو ابھی تک سجدے میں گرے ہوئے ہیں اِس راکٹ کے ٹکڑے کے آگے۔"

جنگلی آدمی سجدے سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے راکٹ کے ٹکڑے کے اِرد گرد ڈانس کرنا شروع کر دیا۔ وہ نیزے لہرا لہرا کر اونچی آواز میں گاتے ہوئے رقص کر رہے تھے۔ اس رقص میں اِن کی عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ ماریا ایک طرف خاموش کھڑی انہیں دیکھتی رہی۔

کافی دیر بعد انہوں نے رقص ختم کیا اور اپنے پہاڑی غاروں کے سامنے زمین پر دائرے کی شکل میں بیٹھ گئے۔ جنگلی سردار نے اپنے غار کی طرف اشارہ کیا۔ ایک جنگلی فوراً اُٹھ کر غار میں داخل ہو گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پتھر کا بنا ہوا ایک سیاہ پیالہ تھا۔ جنگلی سردار نے اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حکم دیا۔

"جاؤ۔ مقدس امرت لاکر مجھے پلاؤ۔ تاکہ ہم جوالا دیوتا کا جشن منائیں اور اِسے خوش کریں"

جنگلی آدمی سامنے والے غار میں چلا گیا۔ جب تک وہ واپس نہیں آیا یہ سارے جنگلی لوگ سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ جنگلی سردار ان کے درمیان آلتی پالتی مار کر چُپ چاپ بیٹھا منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا رہا۔ غار میں سے جنگلی آدمی کچھ دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں جو پتھر کا پیالہ تھا اس میں دودھ کے رنگ کی کوئی شے بھری ہوئی تھی۔

جنگلی سردار نے اس کے ہاتھ سے پیالہ لے لیا اور پھر باری باری ہر ایک جنگلی آدمی کے پاس جاکر ایک ایک گھونٹ پلایا۔ آخر میں اس نے خود وہ سفید سیال شے پی لی اور پیالہ زمین پر اوندھا کرکے دونوں ہاتھ اُوپر اٹھا کر بولا۔

" جوالا دیوتا! ہم نے تیرا امرت پی لیا ہے۔ اب ہم پر کسی بد روح کا اثر نہیں ہو سکتا۔ تم امر ہو۔ تم عظیم ہو۔ ہم تیرے گن گاتے ہیں"

انہوں نے ایک بار پھر اپنے جوالا دیوتا کے حضور رقص کرنا شروع کر دیا۔

ماریا کے کاندھے پر بیٹھا ہوا ننھا سا خلائی انسان تھیوسانگ

یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! یہی وہ مشروب ہے جس کو پی کر ان جنگلی لوگوں میں بے پناہ مزاحمتی طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ مجھے لے کر اس غار کے اندر چلو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیا چیز ہے"

ماریا اس غار میں داخل ہو گئی جس غار میں سے جنگلی آدمی پتھر کے پیالے میں دودھ ایسی شے بھر کر لایا تھا۔ یہ غار آتش فشاں پہاڑ کے اندر بنا ہوا تھا۔ پہلے کھلا تھا آگے جاکر تنگ ہو گیا۔ جس مقام پر یہ غار ختم ہوتا تھا وہاں پہنچ کر ماریا نے دیکھا کہ سیاہ سبز اور سرخ رنگ کا لاوا دیوار کے اوپر جما ہوا ہے اور اس میں سے سفید رنگ کی دودھ ایسی پتلی دھار بہہ رہی ہے۔ جو نیچے ایک گڑھے میں جذب ہو رہی ہے۔ ماریا نے تھیوسانگ سے کہا۔

"یہی وہ دودھ ہے جو جنگلی انسان پیالے میں بھر کر لایا تھا"

خلائی انسان تھیوسانگ نے باریک آواز میں کہا۔

"مجھے نیچے اتار کر گڑھے میں اس جگہ بٹھا دو جہاں دودھ کی یہ دھار گر رہی ہے"

ماریا نے ایسا ہی کیا۔ تھیوسانگ ماریا سے الگ ہوتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی نظر آنے لگ گیا تھا۔ ننھے سے خلائی انسان نے گڑھے کے پتھروں کے پاس سے گھاس کا ایک تنکا اٹھا کر گرتے ہوئے دودھ میں بھگویا اور اسے اپنے ہونٹوں پر لگا کر چکھا۔ پھر پتلی آواز میں بولا۔

"ماریا! یہ سفید مشروب ریڈیو ایکٹو ہے۔ اس میں ایسے اجزا شامل ہیں جو یورینیم کے پھٹنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میں پھر سے اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کر لوں گا۔"

ماریا نے کہا۔

"تھیوسانگ! جلدی میں کوئی غلطی مت کر بیٹھنا کیا جانے پھر تم کیا سے کیا بن جاؤ۔ اس لیے پہلے سوچ لو کہ جو مشروب ان جنگلی انسانوں کے خون میں تمہاری انگلی سے خارج ہونے والے الیکٹرون کی زبردست مزاحمت کر سکتا ہے وہ تمہیں کیسے پھر سے بڑا کر دے گا؟"

تھیوسانگ نے باریک آواز میں کہا۔

"یہی وہ پوائنٹ ہے جو تم نہیں جانتی ہو۔ اس مشروب کا اثر جنگلی انسانوں کے جسم پر کسی دوسرے کیمیاوی عمل اور ردِ عمل سے ہوتا ہے اور میرے خلائی الیکٹرون

پر اس کا اثر کسی دوسرے انداز میں ہو گا۔ یہ میرے اندر میری کھوئی ہوئی طاقت کو بحال کر دے گا۔ تم فکر نہ کرو۔ میں انگلی اپنے جسم سے لگانے لگا ہوں۔"

ماریا بے تابی سے اور کچھ فکرمند سی ہو کر ننھے تھیوسانگ کو تکنے لگی۔

خلائی انسان تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنی ننھی سی انگلی اپنے چھوٹے سے بازو پر لگا دی۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم مدت میں تھیوسانگ پھر سے بڑا ہو گیا۔ وہ خوش ہو کر بولا۔

"دیکھا ماریا۔ میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ میں پھر سے بڑا ہو گیا ہوں۔ اب میں اپنے تجربے کو دہرانا چاہتا ہوں۔"

ماریا نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں نہیں تھیوسانگ بھائی! ایسا نہ کرنا۔ کیا معلوم تمہارا تجربہ ناکام رہے۔"

تھیوسانگ جو اب پورا انسان بن چکا تھا۔ مسکرا کر بولا۔

"یہ تجربہ تو مجھے کرنا ہی ہو گا ماریا! اسی میں میری زندگی اور میری بقا ہے۔ اگر یہ طاقت مجھ سے چھین لی گئی تو میں خلائی انسان نہیں رہوں گا۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنی انگلی اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بازو سے لگائی اور وہ ایک پل میں چھوٹا سا بونا بن گیا۔ اس نے ایک بار پھر دوسری آنکھ بند کر کے اپنی انگلی اپنے بازو پر لگائی اور وہ ایک پل میں بڑا آدمی بن گیا۔ تھیوسانگ مسکرا رہا تھا۔

"دیکھا ماریا! میرا تجربہ کامیاب رہا۔ میری وہ طاقت جو مجھ سے چھین لی گئی تھی مجھے واپس مل گئی ہے۔ چلو اب یہاں سے باہر نکلتے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"تم پورے قد سے انسانی شکل میں اس غار سے باہر نکلو گے تو جنگلی لوگ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جزیرہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ یا کم از کم ہمیں جزیرے کی دوسری جانب چلے جانا چاہیئے۔ جہاں اِن لوگوں کا خطرہ نہ ہو۔"

خلائی انسان تھیوسانگ بولا۔

"اس کا حل بڑا آسان ہے۔ میں ایک بار پھر اپنے آپ کو چھوٹا کر لیتا ہوں۔ تم مجھے اُٹھا لینا۔ میں غائب ہو جاؤں گا۔ پھر ہم بڑے آرام سے یہاں سے نکل جائیں گے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" ماریا نے کہا۔

تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنے جسم کو انگلی سے

چھوا۔ وہ ایک دم سے چھوٹے سائز کا ہو گیا۔ ماریا نے اسے اُٹھا لیا۔ ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی تھیوسانگ غائب ہو گیا۔ ماریا اِسے ساتھ لے کر غار سے باہر نکل آئی۔

جنگلی آدمی اپنے اپنے غاروں میں واپس جا چکے تھے۔ ماریا اس وادی سے نکل کر پہاڑوں میں گھری ہوئی دوسری وادی میں آ گئی۔ یہاں خلائی انسان اپنے آپ کو پھر سے بڑے سائز میں لے آیا۔

اس نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! یہ جنگلی لوگ چبوترے پر جس راکٹ نما ٹکڑے کی پوجا کر رہے ہیں یہ ٹکڑا یقیناً کسی خلائی جہاز کے اگلے حصّے کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں خلائی مخلوق اُتر چکی ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"مگر یہ تو بہت پرانی بات معلوم ہوتی ہے کیا خبر وہ خلائی مخلوق کسی دوسرے خلائی جہاز میں بیٹھ کر یہاں سے جا چکی ہو۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ مخلوق یہاں آئی تھی تو اس نے یہیں کہیں کسی پہاڑی غار میں اپنا ٹھکانہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ضرور بنایا ہوگا۔ ہمیں وہ جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔"

"وہ کس لیے؟" ماریا نے سوال کیا۔

تھیوسانگ بولا۔

"تم شاید بھول گئی ہو کہ عنبر ناگ کیٹی خلاء میں جا چکے ہیں۔ وہ زمین پر نہیں ہیں اور ان کا سراغ لگانے، اُن سے ملاقات کرنے کے لیے ہمارا بھی خلاء میں جانا ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے اس خلائی مخلوق کے کسی ٹھکانے سے ہمیں کوئی ایسی چیز مل جائے جو ہمیں خلاء میں پہچانے میں مدد دے۔"

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھیوسانگ اونچے اُونچے گھنے درختوں کے نیچے سے گزر رہا تھا۔

"تم میرے ساتھ ہو نا ماریا؟" اس نے پوچھا۔

"کیا تمہیں میری خوشبو نہیں آرہی؟" ماریا نے سوال کیا۔

"بہت ہلکی خوشبو آرہی ہے۔ بہرحال تم میرے ساتھ ہی رہنا۔ ہم ان سامنے والے غاروں میں چلتے ہیں۔"

یہ کہہ کر خلائی انسان تھیوسانگ نے سامنے والی پہاڑی کے غار کی طرف رُخ کیا۔

بہت بڑی اونچی پہاڑی کے دامن میں کچھ چھوٹے چھوٹے غار بنے ہوئے تھے۔ کچھ غاروں کے آگے جنگلی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ ایک غار کے برابر جھاڑیوں کے پاس تھیوسانگ کو ایک سفید سی گول شے چمکتی نظر آئی۔ اس نے جھک کر اُسے اٹھا لیا۔ ماریا نے پوچھا۔

"یہ کیا ہے تھیوسانگ بھائی؟"

تھیوسانگ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ کہنے لگا۔

"میرا اندازہ غلط نہیں تھا ماریا۔ دیکھو یہ کسی خلائی جہاز کے ایٹمی انجن کا پرزہ ہے۔ خلائی مخلوق یہیں کہیں اُتری ہوگی۔ اس غار کے اندر چل کر دیکھتے ہیں۔"

وہ دونوں غار میں داخل ہوگئے۔

غار شروع میں تو تنگ اور اندھیرا تھا مگر آگے جا کر کھلا ہو گیا۔ اور ایک جگہ کشادہ دالان سا آ گیا جہاں اُوپر پہاڑ کی چھت میں ایک گول سوراخ میں سے دن کی روشنی اندر آرہی تھی۔ یہاں پتھروں کے تین ستون تھے اور کچھ سامان بکھرا ہوا تھا۔ تھیوسانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماریا! یہ دیکھو۔ یہ خلائی مخلوق کے جہاز کا ٹوٹا پھوٹا سامان ہے۔"

تھیوسانگ اِن چیزوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ ماریا نے کہا۔

"یہ سب پرانا سامان ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ مدت ہوئی یہاں کوئی خلائی مخلوق آئی ہو گی۔ اب ان چیزوں سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟"

سامنے غار کی دیوار میں پتھروں کو کھود کر ایک بڑا طاق بنایا ہوا تھا۔ اس طاق میں تھیوسانگ نے ایک سلنڈر پڑا دیکھا۔ اس نے سلنڈر کی نلکی کو سونگھا۔

"ماریا! یہ آکسیجن سلنڈر ہے۔ اس میں مائع آکسیجن بھری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ خلائی مخلوق کو یہاں آئے زیادہ دیر نہیں ہوئی۔"

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

تھیوسانگ نے آہستہ سے کہا۔

"ماریا کوئی آ رہا ہے۔ میں ستون کے پیچھے چھپ رہا ہوں۔"

تھیوسانگ جلدی سے ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا۔ ماریا بھی اِس کے قریب آ گئی۔ اگرچہ اِسے چھپنے کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر بھی وہ تھیوسانگ کے قریب رہنا چاہتی تھی تاکہ وقت پر اِسے کوئی مشورہ یا ہدایت دے سکے۔

ان کی نظریں غار کے دروازے کی طرف لگی تھیں۔ اچانک انہیں ایک آدمی آہستہ آہستہ چلتا اندر آتا دکھائی دیا۔ اس کا قد لمبا تھا۔ اس نے زرد رنگ کا لبادہ اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا۔ پاؤں میں زرد رنگ کے فل بوٹ تھے جو اس کی پنڈلیوں تک چڑھے ہوئے تھے۔ اس کا سر اور چہرہ بھی زرد رنگ کے پورے نقاب میں اس طرح چھپا ہوا تھا کہ صرف آنکھوں کے دو سوراخ ہی نظر آ رہے تھے۔ تھیوسانگ اور ماریا اس عجیب انسان کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

یہ عجیب زرد پوش آدمی غار کے دالان میں آ کر سیدھا طاق کی طرف گیا۔ وہاں پڑے سلنڈر کی نلکی سے منہ لگا کر اس نے دو چار لمبے لمبے سانس لیے۔ پھر پیچھے ہٹ کر ایک سٹیل کے پرانے سٹول پہ بیٹھ گیا۔ تھیوسانگ اور ماریا اس کی ایک ایک حرکت کو غور اور پوری توجہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے دیکھ رہے تھے۔ زرد پوش آدمی نے سٹول پر بیٹھنے کے بعد اپنا زرد لباس اتار کر پرے رکھ دیا۔

تھیوسانگ اور ماریا کی آنکھیں حیرت سے چکا چوند ہو گئیں۔

لبادہ اتارنے کے بعد اس زرد آدمی کا درمیان والا دھڑ غائب ہو گیا تھا۔ اب صرف اس کا سر اور پنڈلی تک ٹانگیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ وہ بھی اس لیے کہ پنڈلیوں پر فل بوٹ چڑھے ہوئے تھے اور سر زرد رنگ کے نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔ زرد انسان نے اپنے سر پر چڑھا ہوا زرد نقاب بھی اتار دیا۔ اب اس کا سر بھی غائب ہو چکا تھا۔ پھر وہ سٹول پر سے اُٹھ کر دیوار کے طاق کی طرف گیا۔ طاق کی طرف جاتی صرف اس کی پنڈلیاں اور پاؤں ہی نظر آئے۔ پنڈلیوں کے اوپر جہاں زرد لبادہ نہیں تھا اس آدمی کا سارا دھڑ غائب تھا۔

طاق سے ہٹ کر یہ غیبی زرد آدمی دوبارہ واپس آ کر سٹول پر بیٹھ گیا۔ یہاں بیٹھنے کے بعد اس نے پاؤں کے جوتے بھی اتار دیئے۔ اب وہ بالکل غائب تھا۔ وہ نہ تو ماریا کو نظر آ رہا تھا اور نہ تھیوسانگ کو دکھائی دے رہا تھا۔ انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ غیبی آدمی

کہاں پر موجود ہے۔ آیا وہیں سٹول کے پاس ہے یا تھیوسانگ اور ماریا کے پاس آ چکا ہے۔ تھیوسانگ کوئی آواز نہیں نکال رہا تھا۔ وہ سانس بھی آہستہ آہستہ لے رہا تھا۔ ماریا بھی گم سم اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔ اس نے کبھی کسی انسان کو غائب ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے سامنے ایک غیبی انسان موجود تھا۔ وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ مگر وہاں پر موجود تھا۔

انہوں نے اچانک سٹیل کے سٹول کو اپنی جگہ سے پرے ہٹتا دیکھا۔ غیبی انسان نے سٹول کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ کر دیا تھا۔ اس کے بعد پھر گہری خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں کے بعد زمین پر سے ٹوٹی پھوٹی چیزیں اپنے آپ اِدھر اُدھر ہٹنے لگیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی انسان اسے پاؤں کی مدد سے پرے کر رہا تھا۔ پھر کسی غیبی ہاتھ نے زرد رنگ کا لبادہ، چہرے کا زرد نقاب اور زرد رنگ کے چمڑے کے فل بوٹ اُٹھا کر سٹول کے پاس رکھ دیئے۔

تھیوسانگ اور ماریا کی نظریں اِدھر اُدھر اُلجھ رہی تھیں کہ خدا جانے غیبی آدمی اب کہاں ہے اور کیا حرکت کرنے والا ہے۔ ماریا نے سوچا کہ تھیوسانگ کو یہاں سے لے کر باہر نکل جانا چاہیئے۔ اِتنے میں اس نے دیکھا کہ سامنے والے طاق کے قریب دیوار میں سے ایک بڑا سا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتھر اپنے آپ باہر نکلا اور زمین پر آ کر ٹک گیا۔ یہ غیبی انسان نے دیوار میں سے پتھر نکال کر نیچے رکھا تھا۔ تھیوسانگ نے بھی اُس سوراخ پر نظریں جما دیں جو پتھر کے نکلنے سے دیوار میں پیدا ہو گیا تھا۔ اس سوراخ کے اندر سے ایک گول طشتری سی باہر نکل آئی۔ اس کے درمیان میں سے ایلومونیم کی چھوٹی سی سلاخ اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ غیبی آدمی نے اس طشتری کو ہاتھ میں تھام لیا تھا۔ تھیوسانگ کو یہ طشتری ہوا میں لٹکی نظر آ رہی تھی۔

اچانک انہیں ایک بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔

یہ آواز اس غیبی آدمی کی تھی۔ وہ اپنی خلائی زبان میں کسی کو سگنل دے رہا تھا۔ اپنی زبان میں وہ کچھ لفظ۔ کچھ ہندسے بولتا۔ انہیں تین تین بار دہراتا اور پھر خاموش ہو جاتا۔ جیسے دوسری طرف سے کسی کے جواب کا انتظار کر رہا۔ ماریا نے تھیوسانگ کے کان میں سرگوشی کی۔

"یہ خلائی انسان ہے تھیوسانگ۔"

ماریا کے منہ سے سرگوشی کا نکلنا تھا کہ اچانک طشتری تیزی سے دیوار کے سوراخ میں چلی گئی۔ اسی تیزی سے زمین پر سے پتھر اوپر اٹھا اور سوراخ میں آ کر لگ گیا۔

تھیوسانگ کا خلائی دل دھڑکنے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس

خلائی غیبی انسان نے ماریا کی سرگوشی کی لہروں کو محسوس کر لیا ہے۔ کچھ پتہ نہیں تھا کہ غیبی آدمی غار میں کہاں پر تھا۔ دالان خالی تھا۔ تھیوسانگ کو خطرے کا احساس ہو چکا تھا۔ اِسے یقین تھا کہ اگر غیبی آدمی نے ماریا کی سرگوشی کی لہروں کو محسوس کر لیا ہے تو وہ ان لہروں کی سمت کو بھی سمجھ گیا ہے اور ماریا کے پاس پہنچ گیا ہو گا۔

تھیوسانگ کا اندازہ غلط نہیں تھا۔

تھیوسانگ اور ماریا کے بالکل قریب وہی بھاری آواز آئی۔

"تم — یہاں کیوں آئے ہو؟"

یہ بات غیبی آدمی نے دنیا والوں کی زبان میں کہی تھی۔ تھیوسانگ ستون سے نکل آیا۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"میں بھی تمہاری طرح ایک خلائی مخلوق ہوں میرے ساتھ میری بہن ماریا ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔"

غیبی انسان بولا۔

"مگر میں اِسے دیکھ رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا دھک سے رہ گئی۔ اس نے جلدی سے اپنے سنہری بال ماتھے سے پیچھے کر لیے۔ یہ کم بخت تو اسے دیکھ رہا ہے۔ ماریا نے سوچا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرے بھائی! تمہارا تعلق کسی خلائی سیارے سے ہے۔ میں اکراپولس کہکشاں کے ایک سیارے سے یہاں آیا تھا کہ خلائی جہاز تباہ ہونے کے بعد اسی جگہ رہ گیا۔"

تھیوسانگ اسے اپنے بارے میں جلدی سے ساری معلومات دے دینا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ اسے کوئی دشمن خیال نہ کرے۔ غیبی آدمی بولا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم خلائی مخلوق ہو مجھے تو تم اس دنیا جیسے لگ رہے ہو۔" تھیوسانگ بولا۔

"میں جس سیارے سے آیا ہوں وہاں کے حالات اس زمین کے حالات ایسے ہیں۔ سوائے اس کے کہ ہمارے سیارے پر سیلی کون کی مقدار زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میری شکل اس دنیا کی مخلوق جیسی

ہے مگر میں اگر اپنی مرضی سے کسی شے کو انگلی سے چھوؤں تو اس کے ایٹم اور الیکٹرون سمٹ جاتے ہیں اور وہ چیز بہت چھوٹی ہو جاتی ہے۔"

اتنا کہہ کر تھیوسانگ سٹول کے پاس گیا۔ ایک آنکھ بند کی۔ سٹول کو انگلی لگائی اور اسٹول بہت ہی چھوٹا ہو گیا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ غیبی آدمی پر اس کے اس مظاہرے کا کیا اثر ہو رہا ہے۔ کیونکہ وہ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ ماریا بھی اسے نہیں دیکھ سکتی تھی جب کہ غیبی انسان ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

انہیں غیبی انسان کی آواز آئی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"تھیوسانگ" خلائی انسان تھیوسانگ نے کہا۔

وہاں کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔ یہ خاموشی ماریا اور تھیوسانگ کو بڑی دہشت ناک محسوس ہو رہی تھی۔ خدا جانے اس غیبی انسان میں کیا کیا طاقتیں بھری ہیں۔ اور وہ کہیں اچانک ان پر کوئی حملہ نہ کر دے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غیبی انسان کی آواز ایک بار پھر آئی۔

"تھیوسانگ! کیا تم اپنے آپ کو بھی چھوٹا کر سکتے ہو؟"

تھیوسانگ ایک لمحے کے لیے ٹھٹھکا۔ ماریا کا دل بھی دھڑکا۔

"تم جواب کیوں نہیں دیتے تھیوسانگ؟"

غیبی آواز نے سوال کیا۔ تھیوسانگ مسکرا کر بولا۔

"کیوں نہیں۔ میں اپنے آپ کو بھی چھوٹا کر سکتا ہوں۔ اگر تمہیں اسی طرح میرے خلائی مخلوق ہونے کا یقین آ سکتا ہے تو میں تمہیں چھوٹا ہو کر دکھائے دیتا ہوں۔"

جانے کیوں ماریا اِسے منع کرنا چاہتی تھی مگر اس عرصے میں تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنے جسم کو انگلی سے چھوا تو وہ ایک دم سے بالکل ننھا منا ایک بچے جتنا ہو گیا۔ ماریا کی نظریں ننھے تھیوسانگ پر لگی تھیں۔ اچانک تھیوسانگ غائب ہو گیا۔

"تھیوسانگ! تھیوسانگ۔ تم کہاں ہو؟"

ماریا بے اختیار پکار اُٹھی۔ اُسے تھیوسانگ کی آواز نہ آئی۔ اُسے غیبی آدمی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ گھبرا کر باہر کو بھاگنے ہی لگی تھی۔ کہ اچانک ایک زرد رنگ کی شعاع جو غیبی انسان کی انگلی سے نکلی تھی ماریا کے جسم کی شعاعوں سے ٹکرائی اور وہ زندہ انسانی جسم میں ظاہر ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی غیبی انسان کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا۔

"تم میری کشش کے دائرے میں قید ہو چکی ہو ماریا! تم چاہے جتنی کوشش کرو اس دائرے سے باہر نہیں نکل سکو گی" اب تم غائب بھی نہیں ہو سکو گی۔"

ماریا نے پریشان ہو کر اپنے جسم کو دیکھا۔ وہ ظاہر ہو چکی تھی۔ اس کے سنہری بال اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ اس کا لباس پرانے زمانے کا لباس تھا۔ وہ غار کے دروازے کی طرف بھاگی۔ مگر چند قدم دوڑنے کے بعد ہی جیسے وہ کسی شیشے کی نظر نہ آنے والی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر پڑی۔ اس کے پیچھے غیبی آدمی کا قہقہہ بلند ہوا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں نے تمہیں غلط نہیں کہا تھا ماریا۔ تم میری کشش کے دائرے سے کبھی باہر نہ جا سکو گی۔ آئندہ کوشش بھی نہ کرنا۔ ورنہ اس شیشے کی غیبی دیوار سے ٹکرا کر تم بھسم ہو جاؤ گی۔ واپس آ جاؤ۔"

ماریا سخت مایوس ہو کر زمین پر سے اُٹھی اور سر جھکائے قدم قدم چلتی غار کے دالان میں آ گئی۔ غیبی آدمی کی آواز آئی۔

"اس اسٹول کے پاس دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ جاؤ۔"

ماریا چپکے سے دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ اس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو — آخر تم ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہو؟ میرا بھائی تھیوسانگ کہاں ہے؟"

غیبی آدمی کی آواز آئی۔

"وہ بھی تمہاری طرح میری قید ہے۔ اسے میں نے ایک ایسی جگہ بند کر دیا ہے جہاں سے وہ نہ تو باہر نکل سکے گا اور نہ اپنے آپ

کو بڑا کر سکے گا۔"

ماریا نے روٹھی آواز میں کہا۔

"آخر تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟ ہم نے تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کی۔ تم کون ہو؟"

غیبی انسان نے کوئی جواب نہ دیا۔ ماریا نے محسوس کیا کہ سٹول ذرا سا چرچرایا ہے۔ غیبی انسان اس پر بیٹھ گیا تھا۔ پھر ماریا نے فل بوٹوں کو سٹول کی طرف کھسکتے دیکھا۔ غیبی انسان نے فل بوٹ پہن لیے۔ اس کی دونوں پنڈلیاں نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد اِس نے زرد دستانے پہنے۔ اس کے ہاتھ کہنیوں تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جب غیبی انسان نے اپنے سر پر زرد نقاب چڑھا لیا تو اس کا سر بھی ظاہر ہو گیا۔ وہ گردن گھما کر ماریا کو دیکھنے لگا۔

ماریا نے دیکھا کہ غیبی انسان کی آنکھوں کے سوراخوں میں سے پیچھے کی پتھریلی دیوار نظر آ رہی تھی۔ ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آخر تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟ تم ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہو؟"

غیبی انسان نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تمہیں وقت آنے پر اپنے آپ معلوم ہو جائے گا۔"

یہ کہہ کر غیبی انسان اسٹول پر سے اٹھا۔ طاق میں رکھے ہوئے سلنڈر میں سے اس نے اپنے منہ میں کچھ آکسیجن چڑھائی۔ اسے دوسرے طاق میں بند کر کے بٹن دبایا۔ طاق اپنے آپ بند ہو گیا۔ غیبی انسان نے ماریا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم اگر زندگی بھر کوشش کرتی رہو تو اس طاق کا تالا نہیں کھول سکو گی۔ میں جا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد آؤں گا۔ تمہیں میں اپنے دائرہ کشش سے نکال کر اس غار کے دائرہ کشش میں بند کیے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے غار میں سے نکلنے کی غلطی کی تو غار میں نظر نہ آنے والی شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر جل جاؤں گی۔"

یہ کہہ کر غیبی انسان غار کے دروازے کی طرف چل دیا۔

ماریا سر پکڑ کر بیٹھ گئی کہ وہ خواہ مخواہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ بڑی منحوس گھڑی تھی۔ جب وہ اس

ر میں داخل ہوئی تھی۔ اب اسے خلائی انسان تھیوسانگ فکر ہوئی۔ غیبی آدمی اسے اسی غار میں کسی خفیہ جگہ چھپا کر گیا تھا۔ ماریا نے اُٹھ کر سب جگہ دیکھی۔ ایک یک بکھرے ہوئے سامان کی تلاشی لی۔ دیوار کے ساتھ جگہ منہ لگا کر تھیوسانگ کو آواز دی مگر اسے کسی جگہ سے تھیوسانگ کی باریک آواز سنائی دی۔

وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ غیبی انسان کون ہے؟ کیا یہاں اس کا کوئی ساتھی بھی ہے؟ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اگر یہ خلائی مخلوق ہے تو اس کا خلائی جہاز کہاں ہے؟ جس طاق میں سے اس نے طشتری نکال کر کسی سے بات کرنے یا کسی دوسرے سیارے کو سگنل دینے کی کوشش کی تھی وہ طشتری ویسے ہی طاق کے اندر پڑی تھی۔

ماریا نے اُٹھ کر طشتری کو پکڑ کر گھما پھرا کر دیکھا۔ یہ طشتری ابرق کی طرح چمک رہی تھی مگر اس میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ اس کے درمیان سے ایلومونیم کا ایک سلاخ نما کیل سا ابھرا ہوا تھا۔ ماریا نے طشتری واپس اسی جگہ پر رکھ دی۔ اس نے سلنڈر والے طاق کو دیکھا۔ اس کے باہر عجیب قسم کا گول تالا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا تھا جس میں سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی۔ ماریا نے ڈر کے مارے اِسے ہاتھ نہ لگایا۔

ایک بات ظاہر تھی کہ اس غیبی انسان کو اس سلنڈر میں سے مائع آکسیجن لینے کی ضرورت پڑتی تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ زمین کی فضا میں جو آکسیجن تھی وہ اس کے لیے ناکافی تھی۔ اسی لیے وہ آکسیجن سلنڈر کو تالے میں رکھ گیا تھا کہ ماریا اِسے نقصان نہ پہنچا سکے۔ غار میں اِس جگہ اور کچھ نہیں تھا۔ بس اسٹول تھا۔ ایک کھلا طاق اور ایک سلنڈر والا بند طاق تھا زمین پر کسی خلائی جہاز کی مشین کا ٹوٹا پھوٹا سامان بکھرا ہوا تھا جیسا کہ اِسے دیکھ کر خلائی انسان تھیوبھانگ نے ماریا سے کہا تھا۔

ماریا پیچھے سے بیٹھ گئی۔ اور غور کرنے لگی کہ یہاں سے تھیوسانگ کے ساتھ فرار ہونے کی کیا ترکیب ہو سکتی ہے۔ وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ یہ غیبی شیطان نما آدمی ان کے ساتھ کس قسم کا سلوک کرنے والا ہے۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اِسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے غیبی آدمی نے اُسے یونہی دھمکی دی ہو اور وہ اس کے دائرہ کشش سے نکل چکی ہو۔ غار والی

شیشے کی دیوار کا بھی اس نے جھوٹ بولا ہو۔

ماریا اُٹھ کر غار کے دروازے کی طرف چلی۔ چند قدم چلی ہو گی کہ اسے غار میں ایک جگہ سامنے بے حد گرم لہروں کا احساس ہوا۔ یوں لگا جیسے سامنے نظر نہ آنے والی آگ کی دیوار کھڑی ہے جس میں سینک اُٹھ رہا تھا۔ ماریا جلدی سے پیچھے ہٹ گئی۔ اُسے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو وہ جل کر راکھ ہو جائے گی۔ کیونکہ اس سے پہلے اُسے کبھی آگ کے شعلوں کی یا انگاروں کی گرمی محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اُسے غار کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

ماریا جلدی سے واپس آ کر دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

غار کے دالان میں وہی غیبی شیطان نمودار ہوا۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا آدمی تھا۔ اس کا قد بھی غیبی شیطان نما آدمی جیسا ہی تھا۔ اُس نے بھی اِس طرح کے زرد رنگ کے فل بوٹ، سر پہ زرد نقاب، زرد چست قمیض اور زرد لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ اس کی بھی آنکھوں میں سوائے دو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سوراخوں کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ غیبی شیطان نے ماریا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی زبان میں کچھ کہا۔ پہلے تو ماریا کو خیال آیا کہ چونکہ وہ غیبی حالت میں نہیں ہے اس لیے ان کی بولی نہیں سمجھ سکے گی مگر ایک سیکنڈ کے بعد اُسے زرد غیبی شیطان کا دوسرا جملہ سمجھ میں آ گیا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"یہ وہ لڑکی ہے جس کی ہمیں ضرورت تھی۔ اور اس کا ساتھی بھی میرے پاس قید ہے۔"

غیبی شیطان کا ساتھی ماریا کو اپنی جگہ پر کھڑا گھور کر دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ قدم قدم چلتا ماریا کے پاس آ گیا۔ زمین پر پاؤں کے بل بیٹھ اور ماریا کا بازو اُٹھا کر اُسے ٹٹول کر دیکھا۔ ماریا نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ یہ نو وارد زرد غیبی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے غیبی شیطان سے کہنے لگا۔

"تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ ہمیں اس لڑکی کی سخت ضرورت تھی۔ وہ

دوسرا اس کا ساتھی خلائی آدمی کہاں ہے؟"

غیبی انسان نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ لڑکی ہماری خلائی زبان سمجھ رہی ہو۔ کیونکہ یہ غیبی حالت میں رہ چکی ہے۔ اور غیبی لوگ اِس دنیا کے علاوہ سیاروں کی دنیاؤں کی زبانیں بھی سمجھ لیتے ہیں۔"

اس کا ساتھی بولا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے کوڈ ہندسوں میں بتا سکتے ہو۔"

ماریا اِن کی باتیں سمجھ رہی تھی۔ غیبی شیطان نے اپنے ساتھی کو خلائی کوڈ زبان میں کچھ ہندسے بول کر بتائے۔ یہ ہندسے ماریا کی سمجھ میں نہ آ سکے۔ اُس نے ہندسوں کو یاد کرنے کی کوشش کی مگر وہ اس کے ذہن سے فوراً نکل گئے۔

غیبی شیطان اپنے ساتھی کو اُس طاق کے پاس لے گیا۔ جس کے اندر اُس نے مائع آکسیجن کا سلنڈر رکھا ہوا تھا۔ خفیہ خلائی تالا کھول کر دونوں نے باری باری مائع آکسیجن کے گہرے اور لمبے گھونٹ پیئے۔ طاق کو دوبارہ خلائی تالا لگا دیا۔ اجنبی آدمی ماریا کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھورنے لگا۔

پھر غیبی شیطان کی طرف دیکھ کر اپنی خلائی زبان میں بولا۔

"اس لڑکی کو ابھی یہیں رہنے دو۔ تم ایسا کرو کہ اس کے خلائی ساتھی تھیو سانگ کو خلائی شپ پر لے چلو"

غیبی شیطان بولا۔

"اُسے میں جاتے وقت ساتھ ہی لے گیا تھا۔ مجھے اِس لڑکی پر شک تھا کہ یہ پیچھے تلاشی لے گی۔ اگرچہ یہ اِس مرتبان تک نہیں پہنچ سکتی تھی جس میں مَیں نے تھیو سانگ کو بند کر رکھا ہے"

اس کا ساتھی باہر کی طرف قدم اُٹھاتے ہوئے بولا۔

"پھر چلو۔ ہمیں اپنے خلائی شپ پر کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اکرو پولیس سے کوئی سگنل آیا تھا یہاں؟"

غیبی انسان نے کہا۔

"ابھی تک کوئی سگنل نہیں آیا۔ ہمارا یہاں

کام ختم ہو گیا ہے۔ ہم نے ایک غیبی لڑکی اور ایک دشمن سیارے کے خلائی انسان کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ اکرو پولیس کے چیف سائنس دان کی یہی دو سب سے بڑی شرطیں تھیں۔ اب وہ اکرو پولیس پہنچنے پر ہم دونوں کی سزا معاف کر دے گا۔ اور ہمیں ایکرو پولیس پر رہنے کی اجازت مل جائے گی"

"کیوں نہیں اجازت ملے گی۔ ہم یہاں بڑا معرکہ مار کر واپس جا رہے ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں یہ دونوں انمول انسان اپنے آپ ہی مل گئے۔ ورنہ جانے ہمیں کتنی جدوجہد کرنا پڑتی۔ آؤ خلائی شپ پر چلتے ہیں۔ تاکہ جو تھوڑا کام رہ گیا ہے اِسے مکمل کر دیں۔ اتنی دیر میں اکرو پولیس سے آل کلیئر کا سگنل بھی آ جائے گا"

دونوں غار کے دروازے میں سے باہر نکل گئے۔

ماریا تو سہم کر رہ گئی۔ یہ کمبخت تو اِسے اور تھیوسانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اپنے خلائی سیارے پر ساتھ لے جا کر کسی چیف سائنس دان کے حوالے کرنے والے تھے۔ اور ان کے پاس یہاں کوئی خلائی شپ بھی تھا جو انہوں نے کسی خفیہ جگہ چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ ماریا یہ سوچ کر زیادہ پریشان ہو گئی کہ غیبی شیطان تھیو سانگ کو اس خلائی شپ پر لے جا چکا تھا۔ یہ بڑی خطرناک بات ہو گئی تھی۔ خلائی شپ سے وہ تھیو سانگ کو کیسے بچا سکے گی۔ یہاں سے تو پھر بھی اس کے مل جانے کی امید تھی۔

"اب کیا کرنا چاہیئے مجھے؟" ماریا نے اپنے آپ سے سوال کیا۔ اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ دیر تک ماریا بیٹھی سوچتی رہی۔ پہاڑی کے باہر سورج غروب ہونے والا تھا۔ غار کی چھت کے درمیان جو بڑا سوراخ بنا ہوا تھا اس میں سے آنے والی دن کی روشنی کم ہو رہی تھی۔ ماریا اپنے خیالوں میں ڈوبی تھیو سانگ، عنبر ناگ اور کیٹی کو یاد کر رہی تھی کہ اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے کہیں سے سگنل آ رہے ہوں۔

"ٹوں۔ ٹوں۔ ٹوں۔ ٹوں"

ماریا کو اچانک خیال آیا کہ کہیں یہ آواز اس طشتری نما میں سے تو نہیں آ رہی۔ اس نے اٹھ کر طاق میں دیکھا۔ یہ آواز طشتری میں سے آ رہی تھی۔ ماریا اسے ہاتھ لگانے ہی لگی تھی کہ دوسری طرف سے خلائی زبان میں کسی نے آواز دی۔

"ایکرو پولیس۔ او ٹو۔ او ٹو۔ جواب دو"

ایک دم سے ایک اور آواز ابھری۔

"ایکرو پولیس۔ او ٹو۔ میں او ٹو بول رہا ہوں۔"

"تمہاری مہلت ختم ہونے والی ہے۔ چیف سائنس دان نے تمہیں خبردار کیا ہے۔ اگر چار نوری دنوں میں تم واپس نہ پہنچے تو تمہاری سزا پر عمل کرتے ہوئے جس جگہ پر بھی تم ہو گے تمہیں بھسم کر دیا جائے گا۔"

"ایکرو پولیس۔ میں او ٹو ہوں۔ چیف سے کہو۔ میں نے غیبی لڑکی اور دشمن خلائی آدمی کو قبضے میں کر لیا ہے۔ ہم کل یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ خلائی شپ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایندھن بھر رہے ہیں"

"او ٹو ـــــ تمہارا پیغام پہنچا دیا جائے گا"

اس کے ساتھ ہی سگنل کی آوازیں بند ہو گئیں۔

یہ سگنل اس غیبی شیطان کو اس کے خلائی سیارے ایکرو پولیس سے آرہے تھے اور وہ اپنے خلائی شپ سے ان سگنلوں کے جواب دے رہا تھا۔ ماریا کے لیے تھیوسانگ کو بچانے کا وقت اور کم ہو گیا تھا۔ یہ غیبی زرد شیطان تھیوسانگ اور ماریا کو لے کر کل یہاں سے روانہ ہو رہا تھا۔ ماریا نے آنکھیں بند کر کے ہاتھ باندھ کر خداوند سے دعا کی کہ وہ اس کی مدد کرے۔

دعا مانگ کر وہ بیٹھی ہی تھی کہ اسے پہلے سیٹی اور پھر ہلکی سی پھنکار کی آواز سنائی دی۔ ماریا نے چاروں طرف دیکھا۔ اسے کہیں کچھ نظر نہ آیا۔ یہ سیٹی اور پھنکار کسی سانپ کی تھی۔ اچانک ماریا کی نگاہ غار کی چھت پر پڑی تو دیکھا کہ ایک سانپ پھن اٹھائے نیچے جھانک رہا تھا۔

ماریا نے وہیں سے چلا کر سانپ کی زبان میں کہا۔

"میں ناگ دیوتا کی بہن ہوں۔ میری مدد کرو"

سانپ نے پھن سمیٹ لیا اور پھر تیزی سے دیوار پر رینگتا ہوا نیچے اتر آیا۔ ماریا کے جسم سے اب اسے ناگ دیوتا کی خوشبو بالکل صاف آ رہی تھی۔ سانپ نے ماریا کو بڑے ادب سے سلام کیا اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں"

ماریا نے کہا۔

"مجھے اس غار سے باہر نکالو۔ میں غار کے دروازے سے نہیں جا سکتی۔ ایک جادو گر نے وہاں دیوار کھڑی کر رکھی ہے"

سانپ نے اوپر چھت کے سوراخ کو دیکھا پھر بولا۔

"عظیم ناگ کی بہن! میں ابھی اپنے ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اتنا کہہ کر سانپ اسی سوراخ سے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد ماریا نے دیکھا کہ غار کے سوراخ میں کئی سانپ نمودار ہوئے۔ انھوں نے ایک دوسرے کی دُم کو پکڑ کر نیچے لٹکنا شروع کر دیا۔ جب آخری سانپ ماریا تک پہنچا تو غار کی چھت تک سانپوں کی ایک رسّی بن گئی تھی۔

ماریا نے سانپوں کی رسّی کو پکڑا اور اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ جب وہ غار کی چھت کے سوراخ میں سے باہر آئی تو غیبی شیطان کا جادو اس پر ختم ہو گیا۔ اس کے جسم پر سے بھی اس کی زرد شعاعوں کا اثر جاتا رہا۔ اور وہ ایک دم پھر سے غائب ہو گئی ماریا نے اپنے آپ کو غائب ہوتے دیکھا تو وہ بڑی خوش ہوئی۔ اس نے سانپ سے کہا۔

" ان تمام سانپوں کو رخصت کر دو اور مجھے بتاؤ کہ یہاں کوئی ایسی جگہ ہے کہ جہاں تم نے کسی بہت بڑے خلائی جہاز ایسی چیز کو دیکھا ہو؟"

سانپ نے کہا۔

" عظیم ناگ دیوتا کی بہن! یہاں ایک پہاڑی

کے اوپر میں نے ایک ایسی چیز دیکھی ہے جو اس سے پہلے یہاں کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہاں دو زرد کپڑوں والے آدمی کام کر رہے۔ ان کی آنکھوں میں سوراخ ہیں۔ ہمارے ایک سانپ نے ان میں سے ایک آدمی کو ڈسا۔ سانپ مر گیا۔ مگر اس آدمی کو کچھ نہ ہوا۔"

ماریا [illegible]

" بس [illegible] گئی۔ مجھے وہاں لے چلو"

ماریا نے سانپ [illegible] اٹھا کر اپنی کلائی کے گرد لپیٹا اور پہاڑی پر سے اچھل کر فضا میں پرواز کرنی شروع کر دی۔ سانپ اسے راستہ دکھا رہا تھا۔ وہ دو پہاڑوں کے اوپر سے اڑتے ہوئے گزر گئی تو سانپ نے کہا۔

" عظیم ناگ دیوتا کی بہن! وہ خلائی شے اس پہاڑی کے اوپر ہے۔"

ماریا نے دور سے دیکھا کہ پہاڑی کی چوٹی پر ایک راکٹ کی شکل کا خلائی جہاز لانچنگ پیڈ پر کھڑا تھا۔ وہی زرد غیبی آدمی اس کے پاس کھڑے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی ٹینکی میں زرد رنگ کی ڈلیاں ڈال دیتے تھے۔ ہو سکتا ہے یہ یورینیم ہو۔ ماریا نے سوچا۔ ماریا اس خلائی راکٹ کے قریب نہیں جانا چاہتی تھی۔ اس میں خطرہ تھا۔ کیونکہ غیبی شیطان اسے غائب حالت میں بھی دیکھ سکتا تھا۔ وہ اسے دوبارا قید کر سکتا تھا۔ خلائی انسان تھیوسانگ اسی جہاز کے اندر بند تھا۔

ماریا پہاڑی کی چوٹی پر درختوں کے پیچھے اتر پڑی۔ اسے درختوں کے درمیان سے کچھ فاصلے پر خلائی راکٹ نظر آ رہا تھا۔ ماریا نے سانپ سے کہا۔

"دیکھو۔ اس راکٹ کے اندر کسی جگہ میرا ایک دوست ایک مرتبان میں بند ہے۔ کیا تم اسے وہاں سے نکال کر لا سکتے ہو؟"

سانپ نے ادب سے کہا۔

"عظیم ناگ کی بہن! یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ ان لوگوں نے راکٹ کے ارد گرد ایسی شعاعیں چھوڑ رکھی ہیں کہ جن میں سے ہم نہیں گزر سکتے۔ ہاں میں اپنے گورو کو بلا کر لاتا ہوں۔ وہ اس علاقے کا سب سے بڑا مہاناگ ہے۔ وہ اس سلسلے میں تمہاری مدد کر سکے

گا۔"

سانپ یہ کہہ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا تو اس کے ساتھ ایک سفید رنگ کا بزرگ سانپ تھا جس کے سر پر سفید تاج بنا ہوا تھا۔ یہ مہا ناگ تھا۔ اس نے آتے ہی ماریا کو ادب سے سلام کیا اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں خدمت کے لیے حاضر ہوں۔"

ماریا نے اسے ساری بات سمجھائی تو وہ بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں بھی ان زرد انسانوں کے بنائے ہوئے دائرے سے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر تم کہو تو میں انہیں ہلاک کر سکتا ہوں۔"

ماریا یہی چاہتی تھی۔ اس نے مہا ناگ کو اس کی اجازت دے دی۔

مہا ناگ ذرا پیچھے ہٹ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا پھن اٹھا لیا۔ اور دو تین بار گھمانے کے بعد ایک طرف منہ کرکے زور سے پھنکار ماری۔ اس طرف سے ایک بڑے ہی بدشکل کالے سانپ کو آتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھا جس کی آنکھوں سے تیز سُرخ روشنی نکل رہی تھی۔ اس کا جبڑا بڑا تھا۔ اور دو زرد دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر اور گردن پر کالے بال تھے۔ وہ بدمست سا ہو کر لہراتا پھنکارتا چلا آ رہا تھا۔ اس نے آتے ہی پہلے ماریا کو اور پھر مہاناگ کو ادب سے سلام کیا۔ مہاناگ نے کالے سانپ کو حکم دیا۔

”اس طرف خلائی راکٹ کے پاس دو زرد انسان نظر آ رہے ہیں۔ انہیں اپنے خاص منتر سے دبوچ کر یہاں لے آؤ۔“

کالے سانپ نے ایک بار پھر ادب سے سلام اور جھومتا جھامتا پھنکاریں مارتا خلائی راکٹ کی طرف بڑھا۔ جہاں دونوں زرد غیبی آدمی راکٹ کی ٹینکی میں ابھی تک بڑے لفافے سے یورنیم کی چھوٹی ڈلیاں ڈال رہے تھے۔ ماریا درخت کی اوٹ سے دیکھ رہی تھی۔ کالا خونخوار سانپ اِن خلائی شیطانوں کے عقب میں پہنچ کر رُک گیا۔ پھر اس نے اپنا پھن اُٹھا کر ایک ایسی عجیب سی ڈراؤنی آواز منہ سے نکالی جیسے کوئی درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑا ہو۔ زرد خلائی غیبی انسانوں نے پلٹ کر دیکھا۔ سانپ نے عین اس

وقت اپنے منہ سے ایک سفید پھوار نکالی جو سیدھی اِن دونوں غیبی شیطانوں پر گری اور پھر جو کچھ ماریا نے دیکھا اس پر اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

ماریا نے کیا دیکھا؟
کیا خلائی انسان تھیوسانگ راکٹ کی قید سے نکل سکا؟
ماریا کی عنبر ناگ کیٹی سے کیسے اور کہاں اور کب ملاقات ہوئی؟
ان سوالوں کے جواب آپ کو ”عنبر ناگ ماریا کیٹی خلاء میں“ کی اگلی یعنی قسط ١٠٣ ”ماریا دوزخ میں“ ملیں گے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ڈیئر اے حمید! السلام علیکم۔

میں نے عنبر ناگ ماریا۔ ندیم کا خوفناک کارنامہ اور عمران ریحان ایڈونچر اور زرتاش مشن کے ناول جو کہ آج کل شائع ہو رہے ہیں سب پڑھے ہیں۔ خاص کر عنبر ناگ ماریا سیریز پسند آئی تھی۔

زرتاش مشن کی کتابوں کی وجہ سے مجھے سائنس کے بارے میں کافی معلومات ہوئی ہیں۔

آپ ایک عظیم مصنف کے علاوہ ایک عظیم تاریخ دان بھی ہیں یہ بات عنبر ناگ ماریا کی سیریز پڑھ کر معلوم ہوئی ہے۔ میں آپ کے ناول بڑے شوق سے پڑھتا ہوں کیونکہ یہ بہت ہی دلچسپ ہوتے ہیں۔ میں اس وقت سے پڑھ رہا ہوں جب آپ نے شیخ غلام علی اینڈ سنز کے لیے ناول لکھنے شروع کیے تھے۔

آج کل ٹی وی پر "واچی" نام کا ایک پنجابی پروگرام چل رہا ہے۔ جس کے مصنف کا نام اے حمید ہے کیا وہ ڈرامہ آپ نے لکھا ہے۔ اس بات کا جواب ضرور دیں۔

والسلام

محمد سلیم خان ولد محمد گلزار ڈاکخانہ جھنگی
نزد فوڈ گودام ایبٹ آباد ہزارہ ڈویژن